کلیات ساغر

از

ساغر صدیقی

انتساب

یہیں سے گزرے گا اک روز کاروانِ بہار
افسردہ ہگزاروں کا احترام کرو

www.iqbalcyberlibrary.net

سرمایۂ حیات ہے سیرت رسولؐ کی
اسرار کائنات ہے سیرت رسولؐ کی
پھولوں میں ہے ظہور ستاروں میں نور ہے
ذات خدا کی بات ہے سیرت رسولؐ کی
بنجر دلوں کو آپ نے سیراب کر دیا
اک چشمۂ صفات ہے سیرت رسولؐ کی
چشم کلیم ایک تجلی میں بک گیا
جلووں کی واردات ہے سیرت رسولؐ کی
جور و جفا کے واسطے برق ستم سہے
دنیائے التفات ہے سیرت رسولؐ کی
تصویر زندگی کو تکلم عطا کیا
حسن تصورات ہے سیرت رسولؐ کی
ساغرؔ سرور و کیف کے ساغر چھلک اٹھے
؟

www.iqbalcyberlibrary.net

محمدؐ باعث حسن جہاں ایمان ہے میرا
محمدؐ حاصل کون و مکاں ایمان ہے میرا
محمدؐ اوّل و آخر محمدؐ ظاہر و باطن
محمدؐ ہیں بہر صورت عیاں ایمان ہے میرا
شرف اک کملی والے نے جنہیں بخشا ہے قدموں میں
وہ صحرا بن گئے گلستاں ایمان ہے میرا
محبت ہے جسے غارِ حرا میں رونے والے سے
وہ انساں ہے خدا کا راز داں ایمان ہے میرا
معطر کر گئے ساغرؔ فضائے گلشن ہستی
نبیؐ کے گیسوئے عنبر فشاں ایمان ہے میرا

ہے تقدیس شمس و قمر سبز گنبد
متاع قرار نظر سبز گنبد
جلال خدائے سطوت کہیے
کمال جہان بشر سبز گنبد
نگارانِ ہستی چلو! سوئے بطحا
ہے تسکین قلب و جگر سبز گنبد
ذکر مصطفائے کی سطوت نہ پوچھو
جھکاتا ہے شاہوں کے سر سبز گنبد
برستے ہیں راحت کے اسرار ساغر
ہے ظلمت میں فردِ سحر سبز گنبد

www.iqbalcyberlibrary.net

جاری ہے دو جہاں پہ حکومت رسولؐ کی
کرتے ہیں مہر و ماہ اطاعت رسولؐ کی

ایمان ایک نام ہے حبّ رسولؐ کا
ہے خلد کی بہار محبت رسولؐ کی

نوکِ مژہ پہ جن کی رہے اشک کربلا
پائیں گے حشر میں وہ شفاعت رسولؐ کی

غارِ حرا کو یاد ہیں سجدے رسولؐ کے
دیکھی ہے پتھروں نے عبادت رسولؐ کی

دامانِ عقل و ہوش سہارا نہ دے
چاہت خدا کی بن گئی چاہت رسولؐ کی

ساغر تمام عالم ہستی ہے بے حجاب
آنکھوں میں بس رہی ہے وہ خلوت رسولؐ کی

ہمیں جو یاد مدینے کا لالہ زار آیا!
تصورات کی دنیا پہ اک نکھار آیا
کبھی جو گنبد خضرا کی یاد آئی ہے
بڑا سکون ملا ہے بڑا قرار آیا
یقین کر کہ محمدؐ کے آستانے پر
جو بدنصیب گیا ہے وہ کامگار آیا
ہزار شمس و قمر راہ شوق سے گزرے
خیال حسن محمدؐ جو بار بار آیا
عرب کے چاند نے صحرا بسا دیئے ساغرؔ
وہ ساتھ لے تجلی کا اک دیار آیا

www.iqbalcyberlibrary.net

نگاروں کے میلے ستاروں کے جھرمٹ
بہت دلنشیں ہیں بہاروں کے جھرمٹ
جواں ہیں اگر ولولوں کے تلاطم
تو موجوں میں بھی ہیں کناروں کے جھرمٹ
میرے چار تنکوں کی تقدیر دیکھو
چمن در چمن شراروں کے جھرمٹ
تیرے گیسوؤں سے جنم پا رہے ہیں
گلستاں گلستاں نظاروں کے جھرمٹ
چھلکتا رہا ہے میرا جام زریں
مہکتے رہے ہیں چناروں کے جھرمٹ
جہاں جل گئی شمع بزم تمنا
؟
تجھے یاد رکھیں گی ساغر بہاریں
ترے شعر میں گلعذاروں کے جھرمٹ

www.iqbalcyberlibrary.net

اللہ رے اس چشم عنایات کا جادو
تا عمر رہا حسن ملاقات کا جادو
معلوم نہ تھا سحر گریدان وفا کو
صبحوں کے پس پردہ ہے ظلمات کا جادو
آنکھوں میں رواں کوثر و تسنیم کے منتر
زلفوں میں نہاں شام خرابات کا جادو
آتا ہو جسے رسم محبت کا وظیفہ
چلتا نہیں اس پر غم حالات کا جادو
بربط کا جگر چیر گئی تار کی فریاد
مطرب پہ اثر کر گیا نغمات کا جادو
لہرائے وہ گیسو کہ اٹھیں غم کی گھٹائیں
اشکوں کی جھڑی بن گئی برسات کا جادو
ہم ساحر اقلیم سخن بن گئے ساغر
اس ڈھب سے جگایا ہے خیالات کا جادو

www.iqbalcyberlibrary.net

شعلہ رخ مست نظر یاد آیا!
رشک خورشید کو قمر یاد آیا!
اشک آنکھوں سے چھلکتے ہی رہے
جب کبھی وہ گل تر یاد آیا
آج کھولی جو بیاض غالب
معدن لعل و گہر یاد آیا
برق چمکی تو نشیمن دیکھا
شاخ ٹوٹی تو ثمر یاد آیا
چاند کی سمت جو دیکھا ساغر
اپنے ارماں کا سفر یاد آیا

www.iqbalcyberlibrary.net

غم کی تصویر غزل کے اشعار
خون کی تحریر غزل کے اشعار

ان سے تدبیر کی شمعیں روشن
سوز تقدیر غزل کے اشعار

داغ کہتے ہیں محبت کے جنھیں
ان کی تنویر غزل کے اشعار

گیسوئے وقت کو سلجھاتے ہیں
درد شبیر غزل کے اشعار

ان میں پیکاں ہیں تری آنکھوں کے
دار و شمشیر غزل کے اشعار

نالہ و شیون و فریاد کی لے
رقص زنجیر غزل کے اشعار

اے غم یار تصور تیرا
تیری توقیر غزل کے اشعار

گل جو رکھتے ہیں خزاں میں ساغر
ان کی تفسیر غزل کے اشعار

مرے سوز دل کے جلوے ، یہ مکاں مکاں اجالے
مری آہ پُر اثر نے کئی آفتاب ڈھالے
مجھے گردش فلک سے نہیں احتجاج کوئی
کہ متاع جان و دل ہے تری زلف کے حوالے
یہ سماں بھی ہم نے دیکھا سر خاک رُل رہے ہیں
گل و انگبین کے مالک مہ و کہکشاں کے پالے
ابھی رنگ آنسوؤں میں ہے تری عقیدتوں کا
ابھی دل میں بس رہے ہیں تری یاد کے شوالے
مری آنکھ نے سنی ہے کئی زمزموں کی آہٹ
نہیں بربطوں سے کمتر مئے ناب کے پیالے
یہ تجلیوں کی محفل ہے اسی کے زیر سایہ
یہ جہان کیف اس کا جسے وہ نظر سنبھالے
یہ حیات کی کہانی ہے فنا کا ایک ساغر
تو لبوں سے مسکرا کر اسی جام کو لگا لے

www.iqbalcyberlibrary.net

منزل غم کی فضاؤں سے لپٹ کر رو لوں
تیرے دامن کی ہواؤں سے لپٹ کر رو لوں

جام مے پینے سے پہلے مرا جی چاہتا ہے
بکھری زلفوں کی گھٹاؤں سے لپٹ کر رو لوں

زرد غنچوں کی نگاہوں میں نگاہیں ڈالوں
سرخ پھولوں کی قباؤں سے لپٹ کر رو لوں

آنے والے ترے رستے میں بچھاؤں آنکھیں
جانے والے ترے پاؤں سے لپٹ کر رو لوں

اپنے مجبور تقدس کے سہارے ساغر
دیر و کعبہ کے خداؤں سے لپٹ کر رو لوں

www.iqbalcyberlibrary.net

ترے غم کو متاعِ حسنِ انساں کر لیا میں نے
نگارِ آدمیت کو غزل خواں کر لیا میں نے
تڑپ کر سوزِ دل کو جلوہ ساماں کر لیا میں نے
بہت بے نور تھی دنیا چراغاں کر لیا میں نے
کسی کے اک تبسم پر اساسِ زندگی رکھ لی
شراروں کو نشیمن کا نگہباں کر لیا میں نے
اٹھا کر چوم لی ہیں چند مرجھائی ہوئی کلیاں
نہ تم آئے تو یوں جشنِ بہاراں کر لیا میں نے
خدا رکھے یہ عذرِ جور باقی تم نہ شرماؤ
اب آرزوؤں کو پشیماں کر لیا میں نے
ابھی تک بے کفن سی ہے مری وحشت کی عریانی
یہ کس امید پر گھر کر بیاباں کر لیا میں نے
کبھی ساغر اگر میں وجد میں آیا جو لہرا کر
تو اپنے ساتھ دنیا کو بھی رقصاں کر لیا میں نے

www.iqbalcyberlibrary.net

ذرا گیسوئے یار کھولے گئے ہیں
تدبر کے بازار کھولے گئے ہیں
شگوفوں کے ارماں نچوڑے گئے ہیں
شراروں کے اسرار کھولے گئے ہیں
کئی بار تیری وفاؤں کے عقدے
سر منزل دار کھولے گئے ہیں
الٹ کر نقاب رخ گل نگاراں!
بہاروں کے دربار کھولے گئے ہیں

محبت کے مزاروں تک چلیں گے
ذرا پی لیں! ستاروں تک چلیں گے
سنا ہے یہ بھی رسم عاشقی ہے
ہم اپنے غمگساروں تک چلیں گے
چلو تم بھی ! سفر اچھا رہے گا
ذرا اجڑے دیاروں تک چلیں گے
جنوں کی وادیوں سے پھول چن لو
وفا کی یادگاروں تک چلیں گے
حسین زلفوں کے پرچم کھول دیجیے
مہکتے لالہ زاروں تک چلیں گے
چلو ساغر کے نغمے ساتھ لے کر
چھلکتی جوئے باراں تک چلیں گے

www.iqbalcyberlibrary.net

ایک نغمہ ، ایک تارا ، ایک غنچہ ایک جام
اے غم دوراں ! غم دوراں تجھے میرا سلام
زلف آوارہ ، گریبان چاک ، گھبرائی نظر
ان دنوں یہ ہے جہاں میں زندگانی کا نظام
چند تارے ٹوٹ کر دامن میں میرے آ گرے
میں نے پوچھا تھا ستارون سے ترے غم کا مقام
کہہ رہے ہین چند بچھڑے راہرووں کے نقش پا
ہم کریں گے انقلاب جستجو کا اہتمام
پڑ گئیں پیراہن صبح چمن پر سلوٹیں
یاد آ کر رہ گئی ہے بیخودی کی ایک شام
تیری عصمت ہو کہ ہو میری ہنر کی چاندنی
وقت کے بازار میں ہر چیز کے لگتے ہیں دام
ہم بنائیں گے یہاں ساغر نئ تصویر شوق
ہم تخیل کے مجدد ہم تصور کے امام

اگرچہ ہم جا رہے ہیں محفل سے نالۂ دلفگار بن کر
مگر یقین ہے کہ لوٹ آئیں گے نغمۂ نو بہار بن کر

یہ کیا قیامت ہے باغبانو کہ جن کی خاطر بہار آئی
وہی شگوفے کھٹک رہے ہیں تمہاری آنکھوں میں خار بن کر

جہاں والے ہمارے گیتوں سے جائزہ لیں گے سسکیوں کا
جہان میں پھیل جائیں گے ہم بشر بشر کی پکار بن کر

بہار کی بدنصیب راتیں بلا رہی ہیں چلے بھی آؤ
کسی ستارے کا روپ لے کر کسی کے دل کا قرار بن کر

تلاش منزل کے مرحلوں میں یہ حادثہ اک عجیب دیکھا
فریب راہوں میں بیٹھ جاتا ہے صورت اعتبار بن کر

غرور مستی نے مار ڈالا وگرنہ ہم لوگ جی ہی لیتے
کسی کی آنکھوں کا نور ہو کر کسی کے دل کا قرار بن کر

دیارِ پیر مغاں میں آ کر یہ اک حقیقت کھلی ہے ساغرؔ
خدا کی بستی میں رہنے والے تو لوٹ لیتے ہیں یار بن کر

www.iqbalcyberlibrary.net

موجزن وقت کے دریا میں نوائے درویش
ہدیۂ چاک صدف دست دعائے درویش
جب کبھی راستہ حالات کا دھند لایا ہے
کام آئی ہے زمانے میں ضیائے درویش
ہر شگوفے کو چٹکنے کی اجازت دیجیے
نغمۂ صبح بہاراں ہے صلائے درویش
آج اسرار شہنشاہی ہیں دیوانوں میں
آج بیداد ہے ذہنوں میں وفائے درویش
ایک ہی چیز کے دو نام ہیں ساغؔر کے لیے

www.iqbalcyberlibrary.net

اے چمن والو متاع رنگ بو جلنے لگی!
ہر روش پر نکہتوں کی آبرو جلنے لگی!
پھر لغات زندگی کو دو کوئی حرف جنوں
اے خردمندو ادائے گفتگو جلنے لگی
ہر طرف لٹنے لگی ہیں جگمگاتی عصمتیں
عظمت انسانیت پھر چار سو جلنے لگی!
دے کوئی چھینٹا شراب ارغواں کا ساقیا
پھر گھٹا اٹھی تمنائے سبو جلنے لگی
اک ستارہ ٹوٹ کر معبود ظلمت بن گیا
اک تجلی آئینے کے روبرو جلنے لگی
دیکھنا ساغر خرام یار کی نیرنگیاں
آج پھولوں میں بھی پروانوں کی خو جلنے لگی

ہر شے پہ ہے ملال بڑی تیز دھوپ ہے
ہر لب پہ ہے سوال بڑی تیز دھوپ ہے

چکرا کے گر نہ جاؤں میں اس تیز دھوپ میں
مجھ کو ذرا سنبھال بڑی تیز دھوپ ہے

دے حکم بادلوں کو خیاباں نشیں ہوں میں
جام و سبو اچھال بڑی تیز دھوپ ہے

ممکن ہے ابر رحمت یزداں برس پڑے
زلفوں کی چھاؤں ڈال بڑی تیز دھوپ ہے

اب شہر آرزو میں وہ رعنائیاں کہاں
ہیں گل کدے نڈھال بڑی تیز دھوپ ہے

سمجھی ہے جس سایۂ امید عقل خام!
ساغرؔ کا ہے خیال بڑی تیز دھوپ ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

امید کے موتی ارزاں ہیں درویش کی جھولی خالی ہے
پھولوں سے مہکتے داماں ہیں درویش کی جھولی خالی ہے
احساس صفائی پتھر ہے ایمان سلگتی دھونی ہے
بے رنگ مزاج دوراں ہیں درویش کی جھولی خالی ہے
بے نور مروت کی آنکھیں بے کیف عنایت کے جذبے
ہر سمت بدلتے عنواں ہیں درویش کی جھولی خالی ہے
گدڑی کے پھٹے ٹکڑے ساغرؔ اجرام تخیل کیا ڈھانپیں
فریاد کے نقطے حیراں ہیں درویش کی جھولی خالی ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

بہار سرو و سمن فسردہ ، گلوں کی نکہت تڑپ رہی ہے
قدم قدم پر الم کدے ہیں ، نگار عشرت تڑپ رہی ہے
شعور کی مشعلیں جلائیں ، اٹھو ستاروں کے ساز چھیڑیں
کرن کرن کی حسین مورت ، بحال ظلمت تڑپ رہی ہے
کبھی شبستاں کے رہنے والو! غریب کی جھونپڑی بھی دیکھو
خزاں کے پتوں کی جھانجنوں میں کسی کی عصمت تڑپ رہی ہے
خیال کی چاندنی ہے پھیکی ، نگاہ کے زاویے ہراساں
ہے شورِ مبہم صفات نغمہ نوائے فطرت تڑپ رہی ہے
وقار یزداں ، نہ حسن انساں ضمیر عالم بدل گیا ہے
کہیں مشیت پہ نیند طاری ، کہیں معیشت تڑپ رہی ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

جام ٹکراؤ ! وقت نازک ہے
رنگ چھلکاؤ ! وقت نازک ہے
حسرتوں کی حسین قبروں پر
پھول برساؤ ! وقت نازک ہے
اک فریب اور زندگی کے لیے
ہاتھ پھیلاؤ ! وقت نازک ہے
رنگ اڑنے لگا ہے پھولوں کا
اب تو آجاؤ ! وقت نازک ہے
تشنگی تشنگی ارے توبہ!
زلف لہراؤ !وقت نازک ہے
بزم ساغر ہے گوش بر آواز
کچھ تو فرماؤ ! وقت نازک ہے

دل ملا اور غم شناس ملا
پھول کو آگ کا لباس ملا

ہر شناور بھنور میں ڈوبا تھا
جو ستارہ ملا اداس ملا

میکدے کے سوا ، ہمارا پتہ
ان کی زلفوں کے آس پاس ملا

مجھ کو تقدیر کی گزر گہ میں
صرف تدبیر کا ہراس ملا

آبِ حیواں کی دھوم تھی ساغر
سادہ پانی کا اک گلاس ملا

www.iqbalcyberlibrary.net

آہن کی سرخ تال پہ ہم رقص کر گئے
تقدیر تیری چال پہ ہم رقص کر گئے
پنچھی بنے تو رفعت افلاک پر اڑے
اہل زمیں کے حال پہ ہم رقص کر گئے
کانٹوں سے احتجاج کیا ہے کچھ اس طرح
گلشن کی ڈال ڈال پہ ہم رقص کر گئے
واعظ! فریب شوق نے ہم کو لبھا لیا
فردوس کے خیال پہ ہم رقص کر گئے
ہر اعتبار حسن نظر سے گزر گئے
ہر حلقہ ہائے جال پہ ہم رقص کر گئے
مانگا بھی کیا تو قطرۂ چشم تصرّفات
ساغرؔ ترے سوال پہ ہم رقص کر گئے

www.iqbalcyberlibrary.net

اشک رواں نہیں ہیں ندامت کے پھول ہیں
روٹھے ہوئے بہار سے رحمت کے پھول ہیں

ہیں داغہائے دل کی شبہات لیے ہوئے
شاید یہی ہو باغ محبت کے پھول ہیں

ڈسنے لگی ہیں شاخ تمنا کی کونپلیں!
رسوائیوں کے خار معیشت کے پھول ہیں

رقصاں ہیں رنگ خیابان زندگی
پنہاں کہانیوں میں حقیقت کے پھول ہیں

دیوانگان کاکلِ ساقی سے مانگیے
وحشت کی وادیوں میں فراست کے پھول ہیں

ایوان گل فشاں کے مکینو ذرا سنو
ان جھونپڑوں میں بھی کہیں فطرت کے پھول ہیں

کہتے ہوئے سنے ہیں سخن آشنائے وقت
ساغر کے شعر بزم لطافت کے پھول ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

چمن پہ دام پہ درویش مسکراتا ہے
ہر اک مقام پہ درویش مسکراتا ہے
صراحی بزم میں جب قہقہے اگلتی ہے
سکوت جام پہ درویش مسکراتا ہے
ہزار حشر اٹھا اے تغیر دوراں!
ترے حرام پہ درویش مسکراتا ہے
شفق میں خون شہیداں کا رنگ شامل ہے
فروغ شام پہ درویش مسکراتا ہے
کبھی خدا سے شکایت کبھی گلہ تجھ سے
مذاق عام پہ درویش مسکراتا ہے
ہوس مشیر ہو جس بادشاہ کی ساغر
تو اس غلام پہ درویش مسکراتا ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

آزادیوں کے نام پہ رسوائیاں ملیں
مشکل سے تیرے درد کی پنہائیاں ملیں
ساقی نے جھوٹ بولا ہے فصلِ بہار کا
گلشن میں صرف آغ کی انگڑائیاں ملیں
مجھ کو ملے ہیں قریۂ مہتاب میں گڑھے
تجھ تو پتھروں میں بھی رعنائیاں ملیں
ہم نے انھیں کو صورتِ جاناں بنا لیا
دیوارِ آرزو پہ جو پرچھائیاں ملیں
ان پر نثار محفلِ ہستی کی رونقیں
اے دوست میکدے میں جو تنہائیاں ملیں
ہر تجربے میں ساغرِ مے کا جواز ہے
ہر فلسفے میں زلف کی گہرائیاں ملیں

www.iqbalcyberlibrary.net

پوچھا کسی نے حال کسی کا تو رو دیے
پانی میں عکس چاند کا دیکھا تو رو دیے
نغمہ کسی نے ساز پہ چھیڑا تو رو دیے
غنچہ کسی نے شاخ سے توڑا تو رو دیے
اڑتا ہوا غبار سرِ راہ دیکھ کر
انجام ہم نے عشق کا سوچا تو رو دیے
بادل فضا میں آپ کی تصویر بن گئے
سایہ کوئی خیال سے گزرا تو رو دیے
رنگِ شفق سے آگ شگوفوں میں لگ گئی
ساغر ہمارے ہاتھ سے چھلکا تو رو دیے

تن سلگتا ہے من سلگتا ہے
جب بہاروں میں من سلگتا ہے
نوجوانی عجیب نشہ ہے
چھاؤں میں بھی بدن سلگتا ہے
جب وہ محو خرام ہوتے ہیں
انگ سرو سمن سلگتا ہے
جانے کیوں چاندنی میں پچھلے رات
چپکے چپکے چمن سلگتا ہے
تیرے سوزِ سخن سے اے ساغر
زندگی کا چلن سلگتا ہے

پھول جلتے ہیں ہار جلتے ہیں
چاندنی کے مزار جلتے ہیں
اے مصور یہ کیا تماشا ہے
رنگ سے شاہکار جلتے ہیں
روکیے برقرار کاکل کو
دیکھیے! لالہ زار جلتے ہیں
مدتوں سے ہے سرد میخانہ
دیر سے میگسار جلتے ہیں
تیرے آنچل کی مست چھاؤں میں
بے خودی کے دیار جلتے ہیں
کچھ پتنگے چراغ کی لو پر
کتنے بے اختیار جلتے ہیں
فکر ساغر کی گرمیاں مت پوچھ
اس چتا میں نگار جلتے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

پھولوں کو آگ لگ گئی نغمات جل گئے
سورج کی تیز دھوپ میں لمحات جل گئے
ساقی کی نگہ کرم ہے تعمیر میکدہ
گیسو اڑے چراغ خرابات جل گئے
اب دامن حیات میں کچھ بھی نہیں رہا
فردا کی سردا آگ میں حالات جل گئے
کلیاں چٹک رہی ہیں کہ شاخوں پہ آبلے
غنچوں کی نکہتوں سے مرے ہاتھ جل گئے
اب کے برس بہار بصیرت کو ڈس گئی
فکر و نظر کے جھومتے باغات جل گئے
ساغر لئے ہیں ستارے بجھے بجھے
شاید مرے نصیب کے دن رات جل گئے

www.iqbalcyberlibrary.net

ساقی اک نگاہ کے افسانے بن گئے
کچھ پھول ٹوٹ کر مرے پیمانے بن گئے
کاٹی جہاں تصور جاناں میں ایک شب
کہتے ہیں لوگ اس جگہ بت خانے بن گئے
جن پر نہ سائے زلف غزالاں کے پڑ سکے
احساس کی نگاہ میں ویرانے بن گئے
جو پی سکے نہ سرخ لبوں کی تجلیاں
دنیا کے تجربات سے انجانے بن گئے
ساغرؔ وہی مقام ہے اک منزل فراز
اپنے بھی جس مقام پر بیگانے بن گئے

www.iqbalcyberlibrary.net

آلام کی یورش میں بھی خورسند رہے ہیں
نیرنگیٔ حالات کے پابند رہے ہیں
آفاق میں گونجی ہے مری شعلہ نوائی
نالے مرے افلاک کا پیوند رہے ہیں
ڈالی ہیں ترے خاک نشینوں نے کمندیں
ہر چند محلّات کے در بند رہے ہیں
ہر دور میں دیکھا ہے مری فکر رسا نے
کچھ لوگ زمانے کے خداوند رہے ہیں
ساغرؔ نہ ملی منزل مقصود خرد کو
ہاں قافلہ سالار جنوں مند رہے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

تڑپ کر سوز دل کو جلوہ ساماں کر لیا میں نے
بت بے نور تھی دنیا چراغاں کر لیا میں
خدا رکھے یہ طرز جور باقی تم نہ شرماؤ
اب اپنی آرزوؤں کو پشیماں کر لیا میں نے
اٹھا کر چوم لی چند مرجھائی ہوئی کلیاں
نہ تم آئے تو یوں جشن بہاراں کر لیا میں نے
کسی کے اک تبسم پر اساس زندگی رکھ لی
شراروں کو نشیمن کا نگہبان کر لیا میں نے
ابھی تک بے کفن سی ہے مری وحشت کی عریانی
یہ کس امید پر گھر کر بیاباں کر لیا میں نے
کبھی ساغر بکف میں وجد میں آیا جو لہرا کر
تو اپنے ساتھ دنیا کو بھی رقصاں کر لیا میں نے

www.iqbalcyberlibrary.net

بن گئے اشک جفا کی تصویر
کھنچ گئی آج صد کی تصویر
احتیاط دل عاشق لازم
ٹوٹ جاتی ہے وفا کی تصویر
فصل گل اور چٹکتے غنچے
تیری مخمور ادا کی تصویر
پھر بجا نالہ و شیون کا سرور
رقص کرتی ہے صبا کی تصویر
جگمگاتی ہے غم ہستی کے
رنگ و روغن سے قضا کی تصویر
بول اٹھی تری لے میں ساغر
آسمانوں پہ دعا کی تصویر

www.iqbalcyberlibrary.net

تدبیر کا کاسہ ہے تقدیر گداگر ہے
ایوان سخاوت کی تعمیر گداگر ہے
سو رنگ بھرے اس میں پھر بھی یہ رہی مورت
احساس تصور میں تصویر گداگر ہے
حالات کے دامن میں افلاس تغیر ہے
اس دور میں انسان کی توقیر گداگر ہے
اب شہر بصیرت کی اونچی ہوئی دیواریں
چڑھتے ہوئے سورج کی تنویر گداگر ہے
ہر داغ تمنا ہے کشکول غم ہستی
آہوں سے شکایت ہے تاثیر گداگر ہے
فنکار کی ہر صورت دریوزۂ نغمہ ہے
ساغرؔ در زنداں پر زنجیر گداگر ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

تفریق نے جادو ہی جگایا ہے بلا کا
خطرے میں ہے اے یار چمن مہر و وفا کا
توہین ہے درویش کا اس شہر میں جینا
ہو فاقہ کشی نام جہاں صبر و رضا کا
اب تک کا تفکر غم تقدیر کا چارہ
سینے میں پتہ رکھتے ہیں جو ارض و سما کا
جی چاہتا ہے اے میرے افکار کی مورت
ملبوس بنا دوں تجھے تاروں کی ردا کا
محفوظ رہیں میرے گلستاں کی فضا میں
ہو قتل گل و لالہ تقاضا ہے صبا کا
جلتے ہوئے دیکھے وہی معصوم شگوفے
تھا جن کو بھروسہ ترے دامن کی ہوا کا
کچھ سرد ہی آہیں تو ڈوبتے آنسو!
ساغرؔ یہ صلا تجھ کو ملا سوز نوا کا!

تغیرات سے دنیا سنگار کرتی ہے
یہ چاند توڑ کے جھومر میں رنگ بھرتی ہے
اسی کلی سے ہے تاریخ گلستاں روشن
جو باغباں کے لہو سے ذرا نکھرتی ہے
جسے نہ زہر جنوں کی ذرا سی چاٹ لگے
وہ بے شعور محبت ضرور مرتی ہے
دلوں کے بجھتے چراغوں کو نور دیتی ہے
وہ تیرگی جو تری زلف سے بکھرتی ہے
ہماری جنت تخیل سے گزر جائے
بہار بن کے قیامت اگر گزرتی ہے
طلوع مہر ترے آستاں پہ ہوتا ہے
کرن کرن تیری دہلیز پہ اترتی ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

تم جو چاہا وہ دنیا بن گئی
دیکھیے! پھولوں کا گجرا بن گئی
رات یوں کچھ مائل نغمہ تھا دل
چاندنی ساز تمنا بن گئی
جب کسی صورت نہ عنواں مل سکا
آرزو بے نام صحرا بن گئی
موج و دریا میں نہیں ہے فرق کچھ
موج لہرائی تو دریا بن گئی
توڑ دیں یا ہم اسے رکھ لیں حضور
زندگی مفلس کا کاسہ بن گئی
مرے جام مے سے اڑ کر ایک چھینٹ
صبح کے ماتھے کا نقشہ بن گئی
زندگی کی بات ساغر کیا کہیں
اک تمنا تھی تقاضا بن گئی

www.iqbalcyberlibrary.net

مدعا کچھ نہیں فقیروں کا
درد ہے لا دوا فقیروں کا
اور تو کچھ نہیں صدا بابا
ہو بھلا کر بھلا فقیروں کا
اپنی تنہائیوں پہ ہنستے ہیں
کون ہے آشنا فقیروں کا
منزلوں کی خبر خدا جانے
عشق ہے راہنما فقیروں کا
ایک مدت سے خالی خالی ہے
کاسۂ التجا فقیروں کا
میکدے کی حدود میں ہوں گے
کیا بتائیں پتا فقیروں کا
زلف جاناں کی نکہتیں ساغرؔ
بن گئیں آسرا فقیروں کا

www.iqbalcyberlibrary.net

تیرے دامن کی ہوا مانگتے ہیں
ہم بھی جینے کی دعا مانگتے ہیں
مطربو! کوئی اچھوتا نغمہ
ساز آہنگ و صدا مانگتے ہیں
صحن کعبہ کے پجاری مچلے
آستینوں میں خدا مانگتے ہیں
ماہ و انجم کے جھروکے اکثر
کس کے عارض کی دعا مانگتے ہیں
پھر پتنگوں میں خدائی جاگی
شعلۂ حشر نما مانگتے ہیں
بندہ پرور! کوئی خیرات نہیں
ہم وفاؤں کا صلہ مانگتے ہیں
مے کدہ ہو کہ کلیسا ساغر
ساری دنیا کا بھلا مانگتے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

ایسی تجلیاں ہیں کہاں آفتاب میں
انوار خاص ہیں مرے جام شراب میں
یزداں نے مسکرا کے بڑی دیر میں لکھا
اک لفظ آرزو میرے دل کی کتاب میں
اب ذوق دید میں ہے شعور حیات تو
جلووں کو احتیاط سے رکھو کتاب میں
محبوب تیرے حسن سے غنچوں کی آبرو
خوشبو ترے بدن کی بسی ہے گلاب میں
ہے باغباں کی ترچھی نظر اتنی بات پر
شعلوں کا ذکر آگیا شبنم کے باب میں
ساغرؔ کسی کی یاد میں جب اشک بار تھے
کتنے حسین دن تھے جہانِ خراب میں

www.iqbalcyberlibrary.net

تیری نظر کے اشاروں سے کھیل سکتا ہوں
جگر فروز شراروں سے کھیل سکتا ہوں
تمہارے دامن رنگین کا آسرا لے کر
چمن کے مست نظاروں سے کھیل سکتا ہوں
کسی کے عہد محبت کی یاد باقی ہے
بڑے حسین سہاروں سے کھیل سکتا ہوں
مقام ہوش و خرد انتقام وحشت سے
جنوں کی رہگذاروں سے کھیل سکتا ہوں
مجھے خزاں کے بگولے سلام کرتے ہیں
حیا فروش چناروں سے کھیل سکتا ہوں
شراب و شعور کے دریا میں ڈوب کر ساغر
سرور و کیف کے دھاروں سے کھیل سکتا ہوں

www.iqbalcyberlibrary.net

چشمِ ساقی کی عنایات پہ پابندی ہے
ان دنوں وقت پہ حالات پہ پابندی ہے
بکھری بکھری ہوئی زلفوں کے فسانے چھیڑو
میکشو! عہد خرابات پہ پابندی ہے
دل شکن ہو کے چلے آئے تری محفل سے
تیری محفل میں تو ہر بات پہ پابندی ہے
درد اٹھا ہے لہو بن کے اچھلنے کے لیے
آج تک کہتے ہیں جذبات پہ پابندی ہے
ہر تمنا ہے کوئی ڈوبتا لمحہ ہے
ساز مغموم ہیں نغمات پہ پابندی ہے
کہکشاں بام ثریا کے تلے سوئی ہے
چاند بے رنگ سا ہے رات پہ پابندی ہے
آگ سینوں میں لگی، ساغر و مینا چھلکے
کوئی کہتا تھا کہ برسات پہ پابندی ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

ترے غم کی تلاوت کر رہے ہیں
ستاروں سے شکایت کر رہے ہیں
جنوں کے تجربوں کی نگہداری
بہ اندازِ فراست کر رہے ہیں
ترے شانوں پہ تابندہ نشاطے
بہاروں کی سخاوت کر رہے ہیں
نہ دے ہمت ہمیں مدہوشیوں کی
ذرا پی کر عبادت کر رہے ہیں
سحر کے بعد بھی شمعیں جلاؤ
کہ پروانے شرارت کر رہے ہیں
خداوندانِ گلشن یہ شگوفے
بہاروں سے بغاوت کر رہے ہیں
مرتب غم کے افسانوں سے ساغر
مسرت کی حکایت کر رہے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

موجیں ہیں اور بادہ گساروں کے قافلے
رقصاں ہیں مست کناروں کے قافلے
تھم تھم کے آ رہی ہیں نگاروں کی نکہتیں
رک رک کے چل رہے ہیں بہاروں کے قافلے
یوں کاروانِ زیست رواں ہے کہ ساتھ ساتھ
افتاد میں ہیں رہگذاروں کے قافلے
پلکوں پہ جم رہی ہے غمِ زندگی کی اوس
باہوں میں سو گئے ہیں سہاروں کے قافلے
محسوس ہو رہا یہ پھولوں کو دیکھ کر
گھبرا کے سو گئے ہیں شراروں کے قافلے
اے یار تیری زلف پریشاں کو دیکھ کر
بے تاب ہو گئے ہیں چناروں کے قافلے
اے جانِ انبساط تجلی دکھائی ہے
آ جا کہ لٹ چلے ہیں ستاروں کے قافلے
ہے صحنِ آرزو میں لٹی چاندنی کی دھول
ساغر چلے گئے مرے یاروں کے قافلے

www.iqbalcyberlibrary.net

جب تصور میں جام آتے ہیں
آفتابی مقام آتے ہیں
یوں چٹختے ہیں شاخ پر غنچے
جیسے ان کے سلام آگے ہیں
دل کی نادانیوں پر غور نہ کر
کھوٹے سکے بھی کام آتے ہیں
چند لمحات نوجوانی میں
واجب الاحترام آتے ہیں
منزل عشق میں خرد والے
صرف دو چار گام آتے ہیں
داستان حیات میں ساغر
بے وفاؤں کے نام آتے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

تیری دنیا میں یا رب زیست کے سامان جلتے ہیں
فریب زندگی کی آگ میں انسان جلتے ہیں
دلوں میں عظمت توحید کے دیپک فسردہ ہیں
جبینوں پر دیا و کبر کے سامان جلتے ہیں
ہوس کی باریابی ہے خردمندوں کی محفل میں
روپہلی نکلیوں کی اوٹ میں ایمان جلتے ہیں
حوادث رقص فرما ہیں، قیامت مسکراتی ہے
سنا ہے ناخدا کے نام سے طوفان جلتے ہیں
شگوفے جھولتے ہیں اس چمن میں بھوک کے جھولے
بہاروں میں نشیمن تو بہر عنوان جلتے ہیں
کہیں پا زیب کی چھن چھن میں مجبوری تڑپتی ہے
ریا دم توڑ دیتی ہے سنہرے دان جلتے ہیں
مناؤ جشن مے نوشی بکھیرو زلف مے خانہ!
عبادت سے تو ساغر دہر کے شیطان جلتے ہیں

راہزن آدمی راہنما آدمی
با رہا بن چکا ہے خدا آدمی
ہائے تخلیق کی کار پردازیاں
خاک سی چیز کو کہہ دیا آدمی
کھل گئے جنتوں کے وہاں زائچے
دو قدم جھوم کر جب چلا آدمی
زندگی خانقاہ شہود و بقا
اور لوح مزار فنا آدمی
صبحدم چاند کی رخصتی کا سماں
جس طرح بحر میں ڈوبتا آدمی
کچھ فرشتوں کی تقدیس کے واسطے
سہہ گیا آدمی کی جفا آدمی
گونجتی ہی رہے گی فلک در فلک
ہے مشیت کی ایسی صدا آدمی
اس کی مورتیں پوجتے پوجتے
ایک تصویر سی بن گیا آدمی

www.iqbalcyberlibrary.net

چاندنی کو رسول کہتا ہوں
بات کو بااصول کہتا ہوں
جگمگاتے ہوئے ستاروں کو
تیرے پاؤں کی دھول کہتا ہوں
جو چمن کی حیات کو ڈس لے
اس کلی کو ببول کہتا ہوں
اتفاقاً تمہارے ملنے کو
زندگی کا حصول کہتا ہوں
آپ کی سانولی سی مورت کو
ذوقِ یزداں کی بھول کہتا ہوں
جب میسر ہوں ساغر و مینا
برق پاروں کو پھول کہتا ہوں

www.iqbalcyberlibrary.net

فریاد کے تقاضے ہیں نغمۂ سخن میں
الفاظ سو گئے ہیں کاغذ کے پیرہن میں

ہر آن ڈس رہی ہیں ماضی کی تلخ یادیں
محسوس کر رہا ہوں بے چارگی وطن میں

ٹکڑا کوئی عطا ہو احرام بندگی کا
سوراخ پڑ گئے اخلاص کے کفن میں

اے پاسبان گلشن تجھ کو خبر نہیں ہے
شعلے بھڑک رہے ہیں پھولوں کی انجمن میں

اے یار تیرے غم سے فرصت اگر ملی تو
تبدیلیاں کروں گا اس عالم کہن میں

زلفوں کی گھٹائیں پی جاؤ
وہ جو بھی پلائیں پی جاؤ

اے تشنہ دہانِ جور خزاں
پھولوں کی ادائیں پی جاؤ

تاریکی دوراں کے مارو
صبحوں کی ضیائیں پی جاؤ

نغمات کا رس بھی نشہ ہے
بربط کی صدائیں پی جاؤ

مخمور شرابوں کے بدلے
رنگین خطائیں پی جاؤ

اشکوں کا مچلنا ٹھیک نہیں
بے چین دعائیں پی جاؤ

احساس کے ٹوٹے ساغر میں
یاروں کی وفائیں پی جاؤ

www.iqbalcyberlibrary.net

نظر نظر بیقرار سی ہے نفس نفس پر اسرار سا ہے
میں جانتا ہوں کہ تم نہ آؤ گے پھر بھی کچھ انتظار سا ہے
میرے عزیزو! میرے رفیقو! کوئی نئی داستان چھیڑو
غم زمانہ کی بات چھوڑو یہ غم تو اب سازگار سا ہے
وہی فسرد سا رنگ محفل وہی ترا اک عام جلوہ
میری نگاہوں میں با رسا تھا میری نگاہوں میں بار سا ہے
کبھی تو آؤ کبھی تو بیٹھو کبھی تو دیکھو کبھی تو پوچھو
تمہاری بستی میں ہم فقیروں کا حال کیوں سوگوار سا ہے
چلو کہ جشن بہار دیکھیں کہ ظرف بہار جانچیں
چمن چمن روشنی ہوئی ہے کلی کلی پہ نکھار سا ہے
یہ زلف بر دوش کون آیا یہ کس کی آہٹ سے گل کھلے ہیں
مہک رہی ہے فضائے ہستی تمام عالم بہار سا ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

روشن ہمیں سے منزل ہستی کے مرحلے
ہم کارواں کے ساتھ بہت دور تک چلے

اس شام غم کے بعد ہے اک ایسا راستہ
جس میں چراغ جلتے ہیں ظلمات کے لیے

اک عہد نو بھی اپنا مداوا نہ کر سکا
لطف و عطا کی گود میں جور و ستم چلے

چھیڑیں کسی کے گیسوئے برہم کی داستاں
رنج و الم کی رات کسی طرح تو ٹلے

جلتی رہیں دیار محبت کی مشعلیں
کیا جانے آفتاب تمنا کہاں ڈھلے

پھرتے ہیں لوگ چاک گریبان گلی گلی
مجروح زندگی کو لگائے ہوئے گلے

ساغر سلگ رہی ہے شگوفوں کی چاندنی
سیر چمن کو نکلے ہیں دو چار دل جلے

www.iqbalcyberlibrary.net

ہم بیخود و سرشار سدا زندہ رہیں گے
حالات کے میخوار سدا زندہ رہیں گے
کچھ واقف آداب محبت نہیں مرتے
کچھ صاحب اسرار سدا زندہ رہیں گے
احساس کے پھولوں کو خزاں چھو نہیں سکتی
الفت کے چمن زار سدا زندہ رہیں گے
ہے اپنا جنوں عظمت دوراں کی کہانی
عظمت کے طلبگار سدا زندہ رہیں گے
نسبت ہے جہاں میں غم انسان سے جن کو
وہ دیدۂ بیدار سدا زندہ رہیں گے
ہے قصر حقیقت میں ترے دم سے اجالا
ساغرؔ ترے افکار سدا زندہ رہیں گے

www.iqbalcyberlibrary.net

رہگزر کے چراغ ہیں ہم لوگ
آپ اپنا سراغ ہیں ہم لوگ

جل رہے ہیں نہ بجھ رہے ہیں دوست
کسی سینے کا داغ ہیں ہم لوگ

خود تہی ہیں مگر پلاتے ہیں
میکدے کے ایاغ ہیں ہم لوگ!

دشمنوں کو بھی دوست کہتے ہیں!
کتنے عالی دماغ ہیں ہم لوگ

چشم تحقیر سے نہ دیکھ ہمیں
دامنوں کا فراغ ہیں ہم لوگ

ایک جھونکا نصیب ہے ساغر
اس گلی کے چراغ ہیں ہم لوگ

www.iqbalcyberlibrary.net

یقین کر کہ یہ کہنہ نظام بدلے گا
مرا شعور مزاج عوام بدلے گا
یہ کہہ رہی ہیں فضائیں بہار ہستی کی
نیا طریق قفس اور دام بدلے گا
نفس نفس میں شرارے سے کروٹیں لیں گے
دلوں میں جذبۂ محشر خرام بدلے گا
مروتوں کے جنازے اٹھائے جائیں گے
سنا ہے ذوق سلام و پیام بدلے گا
دل و نظر کو عطا ہوں گی مستیاں ساغرؔ
یہ بزم ساقی یہ بادہ یہ جام بدلے گا

www.iqbalcyberlibrary.net

رشک خورشید و قمر یاد آیا
شعلہ رخ مست نظر یا د آیا

اشک آنکھوں سے چھلکتے ہی رہے
جب کبھی وہ گل تر یاد آیا

آج کھولی جو بیاض غالب
معدن لعل و گہر یاد آیا

برق چمکی تو نشیمن دیکھا
شاخ ٹوٹی تو ثمر یاد آیا

زخم سینے کے مہک اٹھے ہیں
راحت قلب و جگر یاد آیا

چاند کی سمت جو دیکھا ساغر
اپنے ارماں کا سفر یاد آیا

www.iqbalcyberlibrary.net

خطا وار مروت ہو نہ مرہونِ کرم ہو جا
مسرت سر جھکائے گی پرستار الم ہو جا

انہی بے ربط خوابوں سے کوئی تعبیر نکلے گی
انہی الجھی ہوئی راہوں میں میرا ہم قدم ہو جا

کسی زردار سے جنس تبسم مانگنے والے
کسی بیکس کے لاشے پر شریک چشم نم ہو جا

کسی دن ان اندھیروں میں چراغاں ہو ہی جائے گا
جلا کر داغ دل کوئی ضیائے شام غم ہو جا

تجھے سلجھائے گا اب انقلاب وقت کا شانہ
تقاضائے جنوں ہے گیسوئے دوراں کا خم ہو جا

تجسس مرکز تقدیر کا قائل نہیں ہوتا
شعور بندگی بے گانۂ دیر و حرم ہو جا

یہ منزل اور گرد کارواں ساغرؔ کہاں اپنے
سمٹ کر رہگذارِ وقت پر نقش قدم ہو جا

ذرا کچھ اور قربت زیر داماں لڑکھڑاتے ہیں
مئے شعلہ فگن پی کر گلستاں لڑکھڑاتے ہیں
تخیل سے گزرتے ہیں تو نغمے چونک اٹھتے ہیں
تصور میں بہ انداز بہاراں لڑکھڑاتے ہیں
قرار دین و دنیا آپ کی بانہوں میں لرزاں ہیں
سہارے دیکھ کر زلف پریشاں لڑکھڑاتے ہیں
تری آنکھوں کے افسانے بھی پیمانے ہیں مستی کے
بنام ہوش مدہوشی کے عنواں لڑکھڑاتے ہیں
سنو! اے عشق میں توقیر ہستی ڈھونڈنے والو
یہ وہ منزل ہے جس منزل پہ انساں لڑکھڑاتے ہیں
تمہارا نام لیتا ہوں فضائیں رقص کرتی ہیں
تمہاری یاد آتی ہے تو ارماں لڑکھڑاتے ہیں
کہیں سے میکدے میں اس طرح کے آدمی لاؤ
کہ جن کی جنبشِ ابرو سے ایماں لڑکھڑاتے ہیں
یقیناً حشر کی تقریب کے لمحات آ پہنچے
قدم ساغر قریب کوئے جاناں لڑکھڑاتے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

خاک ہوئے پروانے جل کے
رہ گئی محفل رنگ بدل کے
تم کیا جانو! ساحل والو
ڈوب گئی کیوں ناؤ سنبھل کے
ان کی ادائیں ان کی شوخی
جیسے مرصع شعر غزل کے
بیت گیا پھر شام کا وعدہ
پھیل گئے مانوس دھندلکے
صحن چمن میں ساغر کس نے
پھینک دیئے ہیں پھول مسل کے

www.iqbalcyberlibrary.net

ذوق طغیان میں ڈھل کے دیکھ کبھی
موج بن کے اچھل کے دیکھ کبھی

تو صاف تو تو اس سمندر میں
سنگریزے نگل کے دیکھ کبھی

آتش آرزو عجب شے ہے
اس کی ٹھنڈک میں جل کے دیکھ کبھی

خشک صحرا بھی رشک گلشن ہے
اپنے گھر سے نکل دیکھ کبھی

اے گرفتار رہبر و منزل
بے ارادہ بھی چل کے دیکھ کبھی

زندگی کی مٹھاس کے ہمراہ
زہر غم کو نگل کے دیکھ کبھی

ہے بہاروں کی جستجو ساغر
خار زاروں میں چل کے دیکھ کبھی

www.iqbalcyberlibrary.net

دستور یہاں بھی اندھے ہیں فرمان بھی اندھے ہیں
تقدیر کے کالے کمبل میں عظمت کے فسانے لپٹے رہیں
مضمون یہاں بھی بہرے ہیں عنوان بھی اندھے ہیں
زردار توقع رکھتا ہے نادار کی گاڑھی محنت پر
مزدور یہاں بھی دیوانے ذیشان بھی اندھے ہیں
کچھ لوگ بھروسہ کرتے ہیں تسبیح کے چلتے دانوں پر
بے چین یہاں یزداں کا جنوں انسان بھی اندھے ہیں
بے نام جفا کی راہوں پر کچھ خاک سی اڑتی دیکھی ہے
حیران ہیں دلوں کے آئینے نادان بھی اندھے ہیں
بے رنگ شفق سی ڈھلتی ہے بے نور سویرے ہوتے ہیں
شاعر کا تصور بھوکا ہے سلطان بھی اندھے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

جفا و جور و ستم انتخاب کر لیں گے
تمہاری زلف کے خم انتخاب کر لیں گے
کسی تو کریں دیار دل روشن
چراغ شام عدم انتخاب کر لیں گے
میں سوچتا ہوں یہ فاقوں میں ڈوبتے سورج
فریب ابر کرم انتخاب کر لیں گے
چلے چلو کہ تجسس کا نام ایماں ہے
خدا نہیں تو صنم انتخاب کر لیں گے
جو منزلیں نہ ملیں رہگذار ہستی میں
کسی کا نقش قدم انتخاب کر لیں گے

www.iqbalcyberlibrary.net

گل کو شبنم سے آگ لگ جائے
موج کو رم سے آگ لگ جائے
بزم تقدیس کی فضاؤں میں
حسن برہم سے آگ لگ جائے
ایسے زخموں کا کیا کرے کوئی
جن کو مرہم سے آگ لگ جائے
کاش! اے زندگی کی رقاصہ
تیری چھم چھم سے آگ لگ جائے
دل کی بے تاب آہٹوں میں ندیم
زلف برہم سے آگ لگ جائے
چاندنی کے سہاگ میں ساغر
چشم پرنم سے آگ لگ جائے

www.iqbalcyberlibrary.net

جو حادثے یہ جہاں میرے نام کرتا ہے
مرا شعور انھیں نذر جام کرتا ہے
ہمارے چاک گریبان سے کھیلنے والو
ہمیں بہار کو سورج سلام کرتا ہے
ہمیں سے قوس قزح کو ملی ہے رنگینی
ہمارے در پہ زمانہ قیام کرتا ہے
یہ میکدہ ہے یہاں کی ہر ایک شے کا حضور
غم حیات بہت احترام کرتا ہے
یہی شراب ، یہی بے نظیر شے ساقی
اسی کا رنگ ہمیں لالہ فام کرتا ہے
فقیہ شہر نے تہمت لگائی ساغر پر
یہ شخص درد کی دولت کو عام کرتا ہے

کچھ کیف سحر ہے نہ مجھے شام کا نشّہ
ہے میرے لیے بادۂ بے نام کا نشّہ!
آنکھوں سے چھلکتے ہوئے عرفاں کے ترانے
زلفوں سے برستا ہوا الہام کا نشّہ
ہر گام لرزتے ہوئے تدبیر کے پیکر
تقدیر کی آنکھوں میں ہے آلام کا نشّہ
ہر دل میں تڑپتے ہوئے ارماں کی کہانی
پر آنکھ میں خون دل ناکام کا نشّہ
پھر ڈوب گیا گیسوئے جاناں کی مہک میں
دو دن تو رہا گردش ایام کا نشّہ
ہیں شیشہ و ساغر کے یہاں رنگ انوکھے
ہے ایک یہاں بادۂ گلفام کا نشّہ

www.iqbalcyberlibrary.net

شعلہ سامان کھلونوں سے بہل جاتا ہے
ہائے انسان کھلونوں سے بہل جاتا ہے
حسن بت ساز کھلونوں کا پرانا خالق
عشق انجان کھلونوں سے بہل جاتا ہے
ہم بہرحال حقیقت کو سمجھ لیتے ہیں
دل ہے نادان کھلونوں سے بہل جاتا ہے
جو ترے غم کی ندامت نہ اٹھا سکتا ہو
وہ پشیمان کھلونوں سے بہل جاتا ہے
موج گریہ سے لپٹ جاتے ہیں وعدے ان کے
غم کو طوفان کھلونوں سے بہل جاتا ہے
چشم ساغر کون ہیں خواہش جنت واعظ
ترا ایمان کھلونوں سے بہل جاتا ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

ان بہاروں پہ گلستاں پہ ہنسی آئی ہے
دل کے ہر داغ فروزاں پہ ہنسی آئی ہے
آج پھر جام تہی اور گھٹا اٹھی ہے
آج پھر رحمت یزداں پہ ہنسی آئی ہے
میری بھیگی ہوئی پلکوں کی چھاچھم پہ نہ جا
تیرے ٹوٹے ہوئے پیماں پہ ہنسی آئی ہے
جب کبھی بچھڑا ہوا دوست ملا ہے کوئی
مجھ کو اخلاص عزیزاں پہ ہنسی آئی ہے
مجھ کو اک زہر کا چھلکا ہوا ساغر دے دو
مجھ کو اس دور کے انساں پہ ہنسی آئی ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

کچھ نہیں مدعا فقیروں کا
درد ہے لا دوا فقیروں کا
اور تو کچھ نہیں صدا بابا
ہو بھلا کر بھلا فقیروں کا
اپنی تنہائیوں پہ ہنستے ہیں
کون ہے آشنا فقیروں کا
منزلوں کی خبر خدا جانے
عشق ہے رہنما فقیروں کا
ایک مدت سے خالی خالی ہے
کاسئہ التجا فقیروں کا
میکدے کی حدود میں ہوں گے
کیا بتائیں پتہ فقیروں کا
زلف جاناں کی نکہتیں ساغر
بن گئیں آسرا فقیروں کا

www.iqbalcyberlibrary.net

میں التفات یار کا قائل نہیں ہوں دوست
سونے کے نرم تار کا قائل نہیں ہوں دوست
مجھ کو خزاں کی ایک الٹی رات سے ہے پیار
میں رونق بہار کا قائل نہیں ہوں دوست
ہر شام وصل ہو نئی تمہید دلبری
اتنا بھی انتظار کا قائل نہیں ہوں دوست
دو چار دن کی بات نہیں زندگی کی بات
دو چار دن کی پیار کا قائل نہیں ہوں دوست
جس کی جھلک سے ماند ہو اشکوں کی آبرو
اس موتیوں کے ہار کا قائل نہیں ہوں دوست
لایا ہوں بے حساب گناہوں کی ایک فرد
مجبور ہوں شمار کا قائل نہیں ہوں دوست
ساغر بقدر ظرف لٹاتا ہوں نقد جوش
ساقی سے میں ادھار کا قائل نہیں ہوں دوست

www.iqbalcyberlibrary.net

کلیوں کی مہک ہوتا تاروں کی ضیا ہوتا
میں بھی ترے گلشن میں پھولوں کا خدا ہوتا
ہر چیز زمانے کی آئینۂ دل ہوتی
خاموش محبت کا اتنا تو صلہ ہوتا
تم حال پریشاں کی پرسش کے لیے آتے
صحرائے تمنا میں میلہ سا لگا ہوتا
ہر گام پہ کام آئے زلفوں کے تیر سائے
یہ قافلۂ ہستی بے راہنما ہوتا
احساس کی ڈالی پہ اک پھول مہکتا ہے
زلفوں کے لیے تم نے اک روز چنا ہوتا

www.iqbalcyberlibrary.net

گدا قناعت کو بیچتے ہیں
خدا کی دولت کو بیچتے ہیں
یہ حسن والے قدم قدم پر
قرار و راحت کو بیچتے ہیں
عجیب ہیں باغباں چمن کے
گلوں کی نکہت کو بیچتے ہیں
وطن میں ایسے بھی رہنما ہیں
مئے قیادت کو بیچتے ہیں
یہ واعظ و پارسا خدایا
تیری فضیلت کو بیچتے ہیں
خرد کا لیتے ہیں نام ساغرؔ
جنوں کی عظمت کو بیچتے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

پریشاں عکس ہستی آئینہ بے نور دیکھا ہے
مری آنکھوں نے افسردہ چراغ طور دیکھا ہے
سرور و کیف کا معیار اپنی ذات ہے ساقی
شراب درد سے ہر جام کو معمور دیکھا ہے
بڑی مدت سے آشفتہ امیدیں یاد کرتی ہیں
کہیں سے بزم میں یارو دل مجبور دیکھا ہے
یہ دستور وفا صدیوں سے رائج ہے زمانے میں
صدائے قرب دی جن کو انھی کو دور دیکھا ہے
کہیں لخت جگر کھانے سے ساغر بھوک مٹتی ہے
لہو کے گھونٹ پی کر بھی کوئی مخمور دیکھا ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

گل ہوئی شمع شبستاں چاند تارے سو گئے
موت کے پہلو میں شام غم کے مارے سو گئے

بے قراری میں بھی اکثر دردمندانِ جنوں
اے فریب آرزو تیرے سہارے سو گئے

کاروبار گرمی دوراں کی ٹھنڈی راکھ میں
اے شگوفوں کے خداوند! شرارے سو گئے

دے رہی ہے آج بھی موج حوادث لوریاں
شورش طوفاں سے گھبرا کے کنارے سو گئے

جن سے نغمے تھے وفاؤں کے سراپا زندگی
وہ محبت کی تلاوت کے اشارے سو گئے

کیا نہیں معلوم تجھ کو اے مرے مغموم دل
جن سے نظریں تھیں شگفتہ وہ نظارے سو گئے

جن کے دم سے بزم ساغر تھی حریف کہکشاں
اے شب ہجراں کہاں وہ ماہ پارے سو گئے

www.iqbalcyberlibrary.net

نہ جانے محتسب کیوں میکدے کا نام دیتے ہیں
جہاں کچھ آدمی کرتے ہیں اپنے درد کا چارا
تیرے گیسو خیالوں کی گرفت ناز سے گزرے
کہ جیسے ایک جوگی بن میں لہراتا ہے دو تارا
پلٹ آئے ہیں شاید انقلاب دید کے لمحے
نظر کی وسعتوں میں ڈوبتا جاتا ہے نظارا
فقط ایک ہات میں ٹوٹا ہوا ساغر اٹھانے سے
لرز اٹھا ہے اے یزداں ! تری عظمت کا مینارا

www.iqbalcyberlibrary.net

نالہ حدود کوئے رسا سے گزر گیا
اب دردِ دل علاج و دوا سے گزر گیا
ان کا خیال بن گئیں سینے کی دھڑکنیں
نغمہ مقام صوت و صدا سے گزر گیا
اعجاز بے خودی ہے کہ یہ حسن بندگی
اک بت کی جستجو میں خدا سے گزر گیا
انصاف سیم و زر کی تجلی نے ڈس لیا
ہر جرم احتیاج سزا سے گزر گیا
الجھی تھی عقل و ہوش میں ساغرؔ رہ حیات
میں لے کے تیرا نام فنا سے گزر گیا

میں تلخیِ حیات سے گھبرا کے پی گیا
غم کی سیاہ رات سے گھبرا کے پی گیا
اتنی دقیق شے کوئی کیسے سمجھ سکے
یزداں کے واقعات سے گھبرا کے پی گیا
چھلکے ہوئے تھے جام پریشان تھی زلفِ یار
کچھ ایسے حادثات سے گھبرا کے پی گیا
میں آدمی ہوں ، کوئی فرشتہ نہیں حضور
میں آج اپنی ذات سے گھبرا کے پی گیا
دنیائے حادثات ہے اک دردناک گیت
دنیائے حادثات سے گھبرا کے پی گیا
کانٹے تو خیر کانٹے ہیں ان سے گلہ ہے کیا
پھولوں کی واردات سے گھبرا کے پی گیا
ساغرؔ وہ کہہ رہے تھے کہ پی لیجئے حضور
ان کی گزارشات سے گھبرا کے پی گیا!

www.iqbalcyberlibrary.net

نہ کشتیوں نہ کناروں کا احترام کرو
فقط بھنور کے اشاروں کا احترام کرو
یہیں سے گزرے گا اک روز کاروانِ بہار
فسردہ راہگزاروں کا احترام کرو
جو ہو سکے تو بدل دو نوشتۂ تقدیر
نہ ہو سکے تو ستاروں کا احترام کرو
خزاں کی گود میں بھی پھول مسکرا اٹھیں
کچھ اس طرح سے بہاروں کا احترام کرو
نشاط و کیف کی دنیا میں جھومنے والو
کبھی تو اجڑے دیاروں کا احترام کرو
یہی ہے ذوق عبادت کی انتہا ساغر
غمِ حیات کے ماروں کا احترام کرو

www.iqbalcyberlibrary.net

بگڑا جو نقش زیست بنا شاہکار زیست
ایسے مٹے کہ بن گئے پروردگارِ زیست

حادثات نو کی صراحی سے ایک جام
ساقی کو دو ، اترنے لگا ہے خمار زیست

کچھ اس طرح سے زیست کو اپناؤ دوستو
تا حشر موت کو بھی رہے انتظار زیست

اٹکی ہوئی ہے نوک مژہ پر لہو کی بوند
کانٹوں میں مل رہی ہے عروس بہار زیست

حلاج کو قبول تھی سولی رقیب کی
منصور زیست کے لیے کافی ہے دار زیست

لائیں غزل کے شہر سے تشبیہ کے چراغ
اے ہم سخن ! چلو کہ سجائیں دیار زیست

ساغرؔ کی زندگی پہ کوئی تبصرہ نہ کر
اک شمع جل رہی ہے سر راہ گذار زیست

www.iqbalcyberlibrary.net

زندگی کا رنگ دینا ہے تری بیداد کو
سرخیِ خونِ تمنا چاہیے فرہاد کو

نامکمل ہیں ابھی مظلوم کی رسوائیاں
پھر ذرا ترتیب دیجئے ظلم کی روداد کو

یہ حسین پلکوں کے جھولے اور اشک آرزو
مسکرا کر پالتا ہوں درد کی اولاد کو

دام کے حلقے لگائے تھے وہیں صیاد نے
صید نے معصوم سمجھا تھا جہاں صیاد کو

میرے خونِ آرزو سے زندگی کی آبرو
میں نے رنگیں کر دیا ہے عالمِ ایجاد کو

جستجو پھر بھی ترے غم کی رہی احساس کو
در بدر لے کر پھرا ہوں اس دلِ ناشاد کو

راہرو ساغرؔ کسی سے دل لگاتے ہیں کہاں
منزلوں پر چھوڑ دیں گے راستے کی یاد کو

www.iqbalcyberlibrary.net

میرے تصورات میں تحریریں عشق کی
زندانی خیال ہوں زنجیریں عشق کی
تعبیر حسن ہے دل مجروح کا لہو
چھینٹے پڑے تو بن گئیں تصویریں عشق کی
داغ فراق وفا اشک خوں فشاں
رازِ ازل سے ہیں یہی جاگیریں عشق کی
شام خزاں کو صبح بہاراں بنا دیا
ترتیب زیست بن گئیں تعزیریں عشق کی
ساغر جہان شوق میں دیکھی ہیں جاوداں
اہل نظر کے سامنے تفسیریں عشق کی

www.iqbalcyberlibrary.net

مرے چمن میں بہاروں کے پھول مہکیں گے
مجھے یقین ہے شراروں کے پھول مہکیں گے
کبھی تو دیدۂ نرگس میں روشنی ہو گی
کبھی تو اجڑے دیاروں کے پھول مہکیں گے
تمہاری زلف پریشاں کی آبرو کے لیے
کئی ادا سے چناروں کے پھول مہکیں گے
چمک ہی جائے گی شبنم لہو کی بوندوں سے
روش روش پہ ستاروں کے پھول مہکیں گے
ہزاروں موج تمنا صدف اچھالے گی
تلاطموں سے کناروں کے پھول مہکیں گے
یہ کہہ رہی ہیں فضائیں بہار کی ساغر
جگر فروز اشاروں کے پھول مہکیں گے

www.iqbalcyberlibrary.net

وقار انجمن ہم سے فروغ انجمن ہم ہیں
سکوت شب سے پوچھو صبح کی پہلی کرن ہم ہیں
ہمیں سے گلستاں کی بجلیوں کو خاص نسبت ہے
بہاریں جانتی ہیں رونق صبح چمن ہم ہیں
زمانے کو نہ دے الزام اے ناواقف منزل
زمانے کی نظر ہم سے زمانے کا چلن ہم ہیں
قریب و دور کی باتیں نظر کا وہم ہیں پیارے
یقین رہنما ہم سے فسونِ راہزن ہم ہیں
طلوع آفتاب نو ہمارے نام پر ہو گا
وہ جن کی خاک کے ذرے ہیں خورشید وطن ہم ہیں
بہر صورت ہماری ذات سے ہیں سلسلے سارے
جنون کی سادگی ہم ہیں خرد کا بانکپن ہم ہیں
ہمارے ہاتھ میں ہے ساغر فردا ادھر دیکھو
ادھر دیکھو! حریف گردش چرخ کہن ہم ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

وہ عزم ہو کہ منزل بیدار ہنس پڑے
ہر نقش پا پہ جرأت رہوار ہنس پڑے
اب کے برس بہار کی صورت بدل گئی
زخموں کو آگ لگ گئی گلزار ہنس پڑے
اس داستان درد کی تمہید آپ ہیں
جس داستان درد پہ غم خوار ہنس پڑے
حیران ہو رہی ہے شگوفے پہ چاندنی
شاید قفس پہ آج گرفتار ہنس پڑے
لٹ جائے تیرے نام سے ہر تلخی جفا
وہ کام کر کہ بے کس و نادار ہنس پڑے
میرے جنوں نے آج وہ سجدہ ادا کیا
بت خانہ حیات کے آثار ہنس پڑے
پھر شادماں ہوئے ہیں خرابے حیات کے
ساغر کسی کے گیسوئے خمدار ہنس پڑے

www.iqbalcyberlibrary.net

اے دیوارو کچھ تو بولو
چھوٹی چپ کے بندھن کھولو
شاید کوئی قلزم نکلے
صحراؤں کی جیب ٹٹولو
ان کا وعدہ صبح کا تارا
یہ چنگاری من میں چبھولو
اس شب کی مجروح سحر تک
جلتے رہنا دل کے پھپھولو
رات کا پنچھی کہتا جائے
دن چڑھ آیا آنکھیں کھولو
پھول کھلیں برسات میں جیسے
آج ذرا ہنس ہنس کے رو لو
سادہ پانی مے بن جائے
ساغر کے اشعار کو گھولو

www.iqbalcyberlibrary.net

ہنس نہیں سکتے شگوفے تازگی سے روٹھ کر
ہم زمانے میں جئے ہیں زندگی سے روٹھ کر

زلف جاناں سے ملی فکر و نظر کی چاندنی
ظلمتیں ہم نے نکھاریں روشنی سے روٹھ کر

خود منانے کے لیے آئے مجھے دیر و حرم
سجدۂ الہام پایا بندگی سے روٹھ کر

غم سے رونق ہو گئی کاشانۂ تقدیر میں
مطمئن ہے دل کی دنیا ہر خوشی سے روٹھ کر

ایک دن ساقی یہی ٹوٹے ہوئے جام و سبو
مے کدے ترتیب دیں گے تشنگی سے روٹھ کر

سوچتے ہیں حسرتوں کے موڑ پر شام و سحر
جائیں گے ساغرؔ کہاں ان کی گلی سے روٹھ کر

www.iqbalcyberlibrary.net

ہیں کتنی ساز گار زمانے کی تلخیاں
تو ہے تو پُر بہار زمانے کی تلخیاں
میں تلخیوں کے سائے میں پل کر جواں ہوا
ہیں میری غمگسار زمانے کی تلخیاں
اے رہروِ حیات ذرا جام تو اٹھا
بن جائیں گی قرار زمانے کی تلخیاں
جو ہو سکا نہ واقف آداب میکدہ
کرتا رہا شمار زمانے کی تلخیاں
تم ساتھ ہو تو جانِ وفا میرے واسطے
پھولوں کی رہگزار زمانے کی تلخیاں
دیکھی ہیں بارہا مری چشم شعور نے
انسان کا وقار زمانے کی تلخیاں
ساغر یہی بلندی و پستی کا راز ہیں
تقدیس روزگار زمانے کی تلخیاں

www.iqbalcyberlibrary.net

ہر شگوفہ ستاں کی صورت ہے
موسم گل خزاں کی صورت ہے
لمحہ لمحہ ہے بوجھ سینے میں
وقت سنگ گراں کی صورت ہے
ہے ورائے قرار آنسو بھی!
درد اک مہرباں کی صورت ہے
راستے رہنمائے دیدہ و دل
زندگی کارواں کی صورت ہے
ذوق تدبیر ہو تو ہر ذرہ
جلوۂ کہکشاں کی صورت ہے
ہائے دستور محفل ہستی
خامشی بھی زیاں کی صورت ہے
زندگانی ہے گوش بر آواز
آدمی داستاں کی صورت ہے
میرے اشعار سن کے فرمایا
ایک یہ بھی فغاں کی صورت ہے
اپنا ویرانۂ الم ساغر
ان دنوں گلستاں کی صورت ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

ہم بڑی دور سے آئے ہیں تمہاری خاطر
دل کے ارمان بھی لائے ہیں تمہاری خاطر
ایسا ایک سنگ جو تالیف رہ و منزل ہو
منزلیں ڈھونڈ کے آئے ہیں تمہاری خاطر
کتنی ناکام امیدوں کے دیئے پچھلے پہر
ہم نے دریا میں بہائے ہیں تمہاری خاطر
عہد روشن کے سخنور نہ بھلائیں گے کبھی
ہم وہ سحر جگائے ہیں تمہاری خاطر
ہم نہ چاہیں گے کبھی تخت جم و خسرو کے
ہم نے ارمان لٹائے ہیں تمہاری خاطر
ہم وہاں تھے کہ جہاں ساغر و ساقی تھے مدام
دوستو! لوٹ کے آئے ہیں تمہاری خاطر

www.iqbalcyberlibrary.net

وقت کے رنگین گلدستے کو یاد آئے گا ٹھنڈا ہاتھ
جب بکھیریں گے وہ گیسو تو مر جائے گا ٹھنڈا ہاتھ
بھیگی پلکیں سوچ کی الجھن دامن تھامے پوچھ رہی ہیں
کب تلک تارِ گریباں یارو سلجھائے گا ٹھنڈا ہاتھ
ساز تغزل چھیڑنے والو اے افسانے لکھنے والو
آج لکیروں کی تفسیریں دہرائے گا ٹھنڈا ہاتھ
گرم لہو کی بوندیں بوئیں تنہائی کی مٹی ڈالیں
پت جھڑ آئے ان شاخوں پر اُگ آئے گا ٹھنڈا ہاتھ
پتھر پتھر جوت جلے گی ساحل ساحل شعلے ہوں گے
بھیگی بھیگی سرد ہوا میں شرمائے گا ٹھنڈا ہاتھ
باغ کے مالی میرے غنچے غیروں نے پامال کیے
پھر بھی تیری پھلواری کو مہکائے گا ٹھنڈا ہاتھ

www.iqbalcyberlibrary.net

وقت کی عمر کیا بڑی ہو گی
اک ترے وصل کی گھڑی ہو گی
دستکیں دے رہی ہے پلکوں پر
کوئی برسات کی جھڑی ہو گی
کیا خبر تھی کہ نوک خنجر بھی
پھول کی ایک پنکھڑی ہو گی
زلف بل کھا رہی ہے ماتھے پر
چاندنی سے صبا لڑی ہو گی
اے عدم کے مسافرو! ہشیار
راہ میں زندگی کھڑی ہو گی
کیوں گرہ گیسوؤں میں ڈالی ہے
جاں کسی پھول کی اڑی ہو گی
التجا کا ملال کیا کیجیے
ان کے در پر کہیں پڑی ہو گی
موت کہتے ہیں جس کو اے ساغر
زندگی کی کوئی کڑی ہو گی!

www.iqbalcyberlibrary.net

ہر تمنا کو لہو کرتے چلیں
احترام رنگ و بو کرتے چلیں
بے خودی کی نذر کر دیں زندگی
بیعت جام و سبو کرتے چلیں
جس زبان میں بیکسوں کی بات ہو
اس زباں میں گفتگو کرتے چلیں
یہ گھٹاؤں سے برستی مستیاں
گر اجازت ہو وضو کرتے چلیں
کھو کے کچھ پانا یہاں دشوار ہے
احتیاطاً جستجو کرتے چلیں!
فکر ساغرؔ کی اداؤں میں بیاں
داستانِ آرزو کرتے چلیں

www.iqbalcyberlibrary.net

میرے چمن میں جہاں کو یہ سرفرازی ہے
ہر اک پھول نئی زندگی کا غازی ہے
بہار میں بھی سلگتے رہے، میں کاشانے
کہ یہ بھی ایک طرح کی شعلہ طرازی ہے
میں اس مقام پر تجھ کو تلاش کرتا ہوں
حقیقتوں کا تصرف جہاں مجازی ہے
خدا کے نام پہ پہلا سبو اٹھاتے ہیں
مے کشوں میں رسم پاکبازی ہے
تمہاری زلف پریشاں کو دام کہہ دینا
بڑا حسین طریق فغاں نوازی ہے
روش روش پہ ہیں برق و شرر کے ہنگامے
مجھے یقیں ہے بہاروں کی کارسازی ہے
لکھو! یہ عظمت ہستی کے باب میں ساغر
کہ غزنوی کی جلالت غم ایازی ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

بازار آرزو کی لوا ، دام چڑھ گئے
ہر چیز قیمتوں سے سوا ، دام چڑھ گئے
ہے غازۂ بہارے محروم ان دنوں
مخمور گیسوؤں کی گھٹا ، دام چڑھ گئے
اب قرض مے بحال ہو ، مشکل سے دوستو
کہتی ہے میکدے کی فضا ، دام چڑھ گئے
بے چین سرخ لبوں کی وضاحتیں
ہیں نگہتوں سے رنگ خفا ، دام چڑھ گئے
مریخ اور زہرہ ، کئی قیمتوں کے نام
نظروں نے مسکرا کے کہا ، دام چڑھ گئے
ہر ماہ لٹ رہی ہے غریبوں کی آبرو
چڑھنے لگا ہلال قضا ، دام چڑھ گئے
ہے احتساب زیست کی لٹکی ہوئی صلیب
ہر روز جیسے روز جزا ، دام چڑھ گئے
نقد خرد سرور تمنا کا مول ہے
ارماں کا رنگ زرد ہوا ، دام چڑھ گئے
اے وقت مجھ غیرت انساں کی بھیک دے
روٹی میں بک گئی ہے ردا ، دام چڑھ گئے

www.iqbalcyberlibrary.net

وسعت گیسوئے جاناں سے الجھ بیٹھے ہیں
صورت گردش دوراں سے الجھ بیٹھے ہیں
مدحت بادۂ انگور کی خاطر ساقی!
رند اک صاحب ایماں سے الجھ بیٹھے ہیں
چند نغمے جو مرے ساز جنوں نے چھیڑے
مستیٔ چشم غزالاں سے الجھ بیٹھے ہیں
آج گمنامی احساس کا پرچم لے کر
آدمی شہرت یزداں سے الجھ بیٹھے ہیں
ایسے کچھ لوگ جنھیں صاحب اخلاص کہیں
پھر مرے حال پریشاں سے الجھ بیٹھے ہیں
نکہتیں صحن گلستاں سے خبر لائی ہیں
پھول آداب گلستاں سے الجھ بیٹھے ہیں
کچھ پتنگے کہ عطا ہے جنہیں شعلوں کا مزاج
رونق شام غریباں سے الجھ بیٹھے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

مضمحل درد غم ہے بے چارہ
پھر مجھے زندگی نے للکارہ
سلطنت ہے قناعت درویش
ہر نفس ہے سکندر و دارا!
داغ ہیں گل چمن کے سینے پر
اشک افشاں ہے چشم نظارہ
کاش تکمیل آرزو کے لیے
پھر میسر ہو ذوقِ آوارہ!!
ہیں ضیاؤں کی بخششیں ساغر
ذرّہ ذرّہ ہے آج مہ پارہ

ہے نغانِ لالہ و گل مست نظاروں کے ساتھ
بجھ رہی ہے تشنگی پھولوں کی انگاروں کے ساتھ
آئے گا شاید عزیزِ مصر بکنے کے لیے
آج خود یوسف کو دیکھا ہے خریداروں کے ساتھ
ہر قدم پر زندگی کی آبرو خطرے میں ہے
ظلمتوں کے قافلے دیکھے ہیں مہ پاروں کے ساتھ
مفلسوں پر ہنس رہی ہیں عظمتیں ابلیس کی
اور خدا کی رحمتیں منسوب زرداروں کے ساتھ
سر برہنہ عابدہ کمخواب و ریشم کے بغیر
ناچتی ہے عاصمہ سکّوں کی جھنکاروں کے ساتھ
نغمۂ بلبل نہیں تو نالۂ دل ہی سہی
ملتے جلتے ہیں بیاباں بھی چمن زاروں کے ساتھ

www.iqbalcyberlibrary.net

متاعِ کوثر و زمزم کے پیمانے تری آنکھیں
فرشتوں کو بنا دیتی ہیں دیوانے تری آنکھیں
جہانِ رنگ و بو الجھا ہوا ہے ان کے ڈوروں میں
لگی ہیں کاکلِ تقدیر سلجھانے تری آنکھیں
اشاروں سے دلوں کو چھیڑ کر اقرار کرتی ہیں
اٹھاتی ہیں بہارِ نو کے نذرانے تری آنکھیں
وہ دیوانے زمامِ لالہ و گل تھام لیتے ہیں
جنھیں منسوب کر دیتی ہیں ویرانے تری آنکھیں
شگوفوں کو شراروں کا مچلتا روپ دیتی ہے
حقیقت کو بنا دیتی ہے افسانے تری آنکھیں

www.iqbalcyberlibrary.net

مول اگر بک جائے ہستی
جنس محبت پھر بھی سستی

میں بھی چپ ہوں تو بھی چپ
دنیا ہے پتھر کی بستی

مست خلائیں ، میرے سجدے
کرتا ہوں آفاق پرستی

درد میں جینا اپنی ہمت
آگ میں جلنا کس کی ہستی

اپنی بادہ خون وفا ہے
اپنی بوتل ، فاقہ مستی

چہروں کو بدنام نہ کر دے
آئینوں کی چیرہ دستی

کون بلندی سے ٹکرایا
چیخ اٹھی ہے ساغر پستی

www.iqbalcyberlibrary.net

مسکراؤ بہار کے دن ہیں
گل کھلاؤ! بہار کے دن ہیں

دختران چمن کے قدموں پر
سر جھکاؤ بہار کے دن ہیں

مے نہیں ہے تو اشک غم ہی سہی
پی بھی جاؤ ! بہار کے دن ہیں

تم گئے رونق بہار گئی!
تم نہ جاؤ! بہار کے دن ہیں

ہاں کو واردات ساغر و مے
کچھ سناؤ بہار کے دن ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

مٹ گئیں روشنی میں تحریریں
جل گئیں چاندنی میں تصویریں
ہائے وہ تیرے عنبریں گیسو
لے اڑے زندگی کی تفسیریں
سرخ کنگن کلائیوں میں ہلے
مل گئیں دو جہاں کی تقدیریں
رسم فرہاد پھر کریں زندہ!
آؤ پھر پتھروں کے دل چیریں
اے مریض الم تسلی رکھ!
چارہ گر کر رہے ہیں تدبیریں
ہاں اچھالو حیات کے ساغر
صبح محشر میں اور تاخیریں

www.iqbalcyberlibrary.net

وہ بلائیں تو کیا تماشا ہو
ہم نہ جائیں تو کیا تماشا ہو
یہ کناروں سے کھیلنے والے
ڈوب جائیں تو کیا تماشا ہو
بندہ پرور ! جو ہم پہ گذری ہے
ہم بتائیں تو کیا تماشا ہو
آج ہم بھی تیری وفاؤں پر
مسکرائیں تو کیا تماشا ہو
تیری صورت جو اتفاق سے ہم
بھول جائیں تو کیا تماشا ہو
وقت کی چند ساعتیں ساغرؔ
لوٹ آئیں تو کیا تماشا ہو

www.iqbalcyberlibrary.net

ہر تمنا کا چہرہ شفق فام تھا
وقت کے ہاتھ میں امن کا جام تھا
زندگی کی صراحی میں تھے قہقہے
ہر ستارہ یہاں میرا ہم کام تھا
موسم گل میں نغمات جلتے رہے
غنچہ غنچہ لیے درد کا جام تھا
میری آنکھیں سرور تمنا لیے
تیری زلفوں میں بھی کیف ابہام تھا
یہ بھی دیکھا گلستاں کے آئین میں
صید کا زخم صیاد کا دام تھا
فکر ساغرؔ سے زندہ رہی زندگی
کس قدر سرد احساس کا لام تھا

www.iqbalcyberlibrary.net

زندگی رقص میں ہے جھومتی ناگن کی طرح
دل کے ارمان ہیں بجتی ہوئی جھانجن کی طرح
زلف رخسار پہ بل کھائی ہوئی کیا کہنا
اک گھٹا چھائی ہوئی چیت میں ساون کی طرح
بحر امید میں جب کوئی سہارا نہ ملا
میں نے ہر موج کو دیکھا ترے دامن کی طرح
جس طرف دیکھیے ٹوٹے ہوئے پیمانے ہیں
اب تو نغمات بھی ہیں نالہ و شیون کی طرح
بارہا گردش تقدیر کا عالم دیکھا
گیسوئے یار کی بے نام سی الجھن کی طرح
انقلابات بہاراں ہیں قفس بھی ساغر
میں نے جلتے ہوئے دیکھا ہے نشیمن کی طرح

www.iqbalcyberlibrary.net

یارب تیرے جہان کے کیا حال ہو گئے
کچھ لوگ خواہشات کے دلّال ہو گئے
تپتی رہی ہے آس کی کرنوں پہ زندگی
لمحے جدائیوں کے مہ و سال ہو گئے
بھولی ہے انگ انگ کو دنیا کی نرتکی
نغمے ربابِ وقت کے بے تال ہو گئے
وحشت میں اپنے تار گریباں ہی دوستو
الجھے تو ہر قدم پہ گراں جال ہو گئے
ساغر جو کلا کھلے تھے وہ غنچے کہاں گئے
ہنگامۂ بہار میں پامال ہو گئے

www.iqbalcyberlibrary.net

متاع دل سے خالی ہو گئے ہیں
ترے در کے سوالی ہو گئے ہیں
نظر مجروح نظاروں سے دیکھی
حوادث کچھ خیالی ہو گئے ہیں
چلو اے بلبلو اس گلستاں سے
یہاں صیاد مالی ہو گئے ہیں
تمہارے گیسوؤں کی تیرگی سے
اندھیرے بھی جمالی ہو گئے ہیں
ہمارے داغ دل کے ترجماں ہیں
ستارے میر و حالی ہو گئے ہیں
ہزاروں ولولے ساغر چمن میں
خزاں کی خشک ڈالی ہو گئے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

موج در موج کناروں کو سزا ملتی ہے
کوئی ڈوبے تو سہاروں کو سزا ملتی ہے
میکدے سے جو نکلتا ہے کوئی بے نشّہ
چشم ساقی کے اشاروں کو سزا ملتی ہے
آپ کی زلف پریشاں کا تصور توبہ
نکہت و نور کے دھاروں کو سزا ملتی ہے
جب وہ دانتوں میں دباتے ہیں گلابی آنچل
کتنے پر کیف نظاروں کو سزا ملتی ہے
میرے پیمانے میں ڈھل جاتا ہے پھولوں کا شباب
میرے ساغر میں بہاروں کو سزا ملتی ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

مانگی ہے اس دیار میں دونوں جہاں کی بھیک
لیکن ملی ہمیں دل ناکاماں کی بھیک
ایسے بھی راہ زیست میں آئے کئی مقام
مانگی ہے پائے شوق نے عزم جواں کی بھیک
بے نور ہو گئی ہیں ستاروں کی بستیاں!
ساقی عطا ہو بادۂ شعلہ فشاں کی بھیک
خود بک گئے حیات کی نیلام گاہ میں
وہ بانٹتے تھے جو کبھی کون و مکاں کی بھیک
دو چار پتیوں پہ ہے رنجش بہار سے
سائل نے مانگ لی ہے کہاں گلستاں کی بھیک
اللہ ان کے نقش کف پا کی خیر ہو!
ذروں کو دے گئے جو مہ و کہکشاں کی بھیک
ساغرؔ خوشا کہ گوہر امید پا لیا
قسمت سے ہات آئی غم دوستاں کی بھیک

www.iqbalcyberlibrary.net

محبت مستقل غم ہے محبت غم کا گہوارہ
جو آنسو رنگ لے آئے وہی دامن کا شہ پارہ

جسے ارماں کا خوں دے کر بنام آرزو سینچا
خدا جانے کہاں ہے وہ جہانِ زندگی آرا

مرا ذوق خریداری ہے اک جنس گراں مایہ
کبھی پھولوں کی شیدائی کبھی کانٹوں کا بنجارہ

جہاں منصب عطا ہوتے ہیں بے فکر و فراست بھی
وہاں ہر جستجو جھوٹی وہاں ہر عزم ناکارہ

بسا اوقات چھو لیتی ہے دامن کبریائی کا
تمہاری جنبش ابرو میری تخلیق آوارہ

نہ جانے محتسب کیوں میکدے کا نام دیتے ہیں
جہاں کچھ آدمی کرتے ہیں اپنے درد کا چارہ

❁

ہے دعا یاد مگر حرفِ دعا یاد نہیں!
میرے نغمات کو اندازِ نوا یاد نہیں

میں نہیں پلکوں سے درِ یار پہ دستک دی ہے!
میں وہ سائل ہوں جسے کوئی صدا یاد نہیں

میں نے جن کے لیے راہوں میں بچھایا تھا لہو
ہم سے کہتے ہیں وہی عہدِ وفا یاد نہیں

کیسے بھر آئیں سرِ شام کسی کی آنکھیں
کیسے تھرائی چراغوں کی ضیا یاد نہیں

صرف دھندلائے ستاروں کی چمک دیکھی ہے
کب ہوا ، کون ہوا کس سے خفا یاد نہیں

زندگی جبرِ مسلسل کی طرح کاٹی ہے
جانے کس جرم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

آؤ اک سجدہ کریں عالمِ مدہوشی میں
لوگ کہتے ہیں کہ ساغرؔ کو خدا یاد نہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

سوکھ گئے پت جھڑ کے پات
ٹوٹ گئے پھولوں کے ہات
کتنا نازک ہے یہ دور
اشک گراں غم کی بہتات
دشت الم کی ویرانی میں
کاٹی ہے برکھا کی رات
ہم دیوانے ، ہم آوارہ
چل نہ سکو گے اپنے سات
ساغر مَے خانے میں ہو گا
چھوڑ بھی دو پگلے کی بات

عطا جسے تیرا عکس و جمال ہوتا ہے
وہ پھول سارے گلستاں کا لال ہوتا ہے
تلاش کرتی ہے سائے تمہارے آنچل کے
چمن میں بادِ صبا کا یہ حال ہوتا ہے
رہ مجاز میں ہیں منزلیں حقیقت کی
مگر یہ اہل نظر کا خیال ہوتا ہے
یہ واردات بھی اب دل پہ روز ہوتی ہے
مسرتوں میں بھی ہم کو ملال ہوتا ہے
بہار فطرت صیاد کی کہانی ہے
کہ اس دوش پہ پھولوں کا جال ہوتا ہے
یہ بکھرے بکھرے سے گیسو تھکی تھکی آنکھیں
کہ جیسے کوئی گلستاں نڈھال ہوتا ہے
جواب دے نہ سکیں جس کا دو جہاں ساغر
کسی غریب کے دل کا سوال ہوتا ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

سرِ مقتل ہمیں نغمات کی تعلیم دیتے ہیں!
یہاں اہلِ نظر ظلمات کی تعلیم دیتے ہیں
یہاں کلیاں مہکتی ہیں مگر خوشبو نہیں ہوتی
شگوفے برملا آفات کی تعلیم دیتے ہیں
یہاں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں زرتابی قباؤں میں
سحر کا نام لے کر رات کی تعلیم دیتے ہیں
یہاں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں عرفانِ بہاراں سے
جو پھولوں کو نئے جذبات کی تعلیم دیتے ہیں
ہمیں زیبا نہیں دیتا رہِ دشوار کا منظر
کہ صحراؤں میں بھی برسات کی تعلیم دیتے ہیں
جہاں ساغر شراب زندگی ایک زہر قاتل ہے
یقین والے وہاں خدشات کی تعلیم دیتے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

کیا سماں تھا بہار سے پہلے
غم کہاں تھا بہار سے پہلے
ایک ننھا سا آرزو کا دیا
ضوفشاں تھا بہار سے پہلے
اے مرے دل کے داغ تو ہی بتا
تو کہاں تھا بہار سے پہلے
پچھلی شب میں خزاں کا سناٹا
ہم زباں تھا بہار سے پہلے
اب جنازہ ہے چار تنکوں کا
آشیاں تھا بہار سے پہلے
چاندنی میں یہ آگ کا دریا
کب رواں تھا بہار سے پہلے
لٹ گئی دل کی زندگی ساغرؔ
دل جواں تھا بہار سے پہلے

سایۂ زلف بتاں میں بیٹھو
اس پرستش کے جہاں میں بیٹھو
مہ وشو! صبح یقیں ہونے تک
منزل شام گماں میں بیٹھو!
لوگ کہتے ہیں شفاعت کے لیے
دو گھڑی بادہ کشاں میں بیٹھو
ان کے پہلو میں بھی دل ہوتے ہیں
بزم آشفتہ سروں میں بیٹھو
زیست کے راز چھلکتے ہیں جہاں
آؤ! ساغر کے جہاں میں بیٹھو

www.iqbalcyberlibrary.net

شمع اس راہ پہ جلی ہے ابھی
رنج کی شب کہاں ڈھلی ہے ابھی
گل کھلے ہیں تمہاری آہٹ سے
آنکھ مہتاب نے ملی ہے ابھی
دل کہ جس کو فقیر کہتے ہیں
ایک اجڑی ہوئی گلی ہے ابھی
کاروبار جنوں کی گمنامی
شہوت عقل سے بھلی ہے ابھی
چاند اتریں گے رہگزاروں میں
رسم تابندگی چلی ہے ابھی
اب طبیعت بحال ہے ساغر
کچھ ذرا من میں بے کلی ہے ابھی

www.iqbalcyberlibrary.net

سب سے تیرا کرم غنیمت ہے
جو گزر جائے دم غنیمت ہے
آپ صبح بہار لے جائیں
مجھ کو شام الم غنیمت ہے
خواہشوں کی پرستشیں توبہ!
آدمی کا بھرم غنیمت ہے
اتنی دشوار تو نہیں منزل
زلف جاناں کا خم غنیمت ہے
اس تقدس کے قحط میں یارو
ان کا نقش قدم غنیمت ہے
تلخی کائنات ہے دل میں
جام میں ہی ستم غنیمت ہے
شبنمی شبنمی فضاؤں میں
دولت چشم نم غنیمت ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

برگشتۂ یزدان سے کچھ بھول ہوئی ہے
بھٹکے ہوئے انسان سے کچھ بھول ہوئی ہے
تا حدّ نظر شعلے ہی شعلے ہیں چمن میں
پھولوں کے نگہبان سے کچھ بھول ہوئی ہے
جس عہد میں لٹ جائے فقیروں کی کمائی
اس عہد کے سلطان سے کچھ بھول ہوئی ہے
ہنستے ہیں مری صورت مفتوں پہ شگوفے
میرے دل نادان سے کچھ بھول ہوئی ہے
حوروں کی طلب اور مئے و ساغر سے ہے نفرت
زاہد ! ترے عرفان سے کچھ بھول ہوئی ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

صحن کعبہ بھی یہیں ہے تو صنم خانے بھی
دل کی دنیا میں گلستاں بھی ہیں ویرانے بھی
لوگ کہتے ہیں اجارہ ہے ترے جلووں پر
اتنے ارزاں تو نہیں ہیں ترے دیوانے بھی
آتش عشق میں پتھر بھی پگھل جاتے ہیں
مجرم سوزِ وفا شمع بھی پروانے بھی
کچھ فسانوں میں حقیقت کی جھلک ہوتی ہے
کچھ حقیقت سے بنا لیتے ہیں افسانے بھی
میرے اشعار ہیں تصویر تمنا ساغر
ان کی آغوش میں ہیں درد کے افسانے بھی

www.iqbalcyberlibrary.net

صراحی جام سے ٹکرایئے برسات کے دن ہیں
حدیث زندگی دہرایئے برسات کے دن ہیں
سفینہ لے چلا ہے کس مخالف سمت کو ظالم
ذرا ملاح کو سمجھایئے برسات کے دن ہیں
کسی پُرنور تہمت کی ضرورت ہے گھٹاؤں کو
کہیں سے مہ وشوں کو لایئے برسات کے دن ہیں
طبیعت گردش دوراں کی گھبرائی ہوئی سی ہے
پریشاں زلف کو سلجھایئے برسات کے دن ہیں
بہاریں ان دنوں دشت بیاباں میں آتی ہیں
فقیروں پر کرم فرمایئے برسات کے دن ہیں
یہ موسم شورش جذبات کا مخصوص موسم ہے
دل نادان کو بہلایئے برسات کے دن ہیں
سہانے آنچلوں کے ساز پر اشعار ساغرؔ کے
کسی بے چین دھن میں گایئے برسات کے دن ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

عظمت زندگی کو بیچ دیا
ہم نے اپنی خوشی کو بیچ دیا
چشم ساقی کے اک اشارے پر
عمر کی تشنگی کو بیچ دیا
رند جام و سبو پہ ہنستے ہیں
شیخ نہ بندگی کو بیچ دیا
راہگزاروں پہ لٹ گئی رادھا
شام نے بانسری کو بیچ دیا
جگمگاتے ہیں وحشتوں کے دیار
عقل نے آدمی کو بیچ دیا
لب و رخسار کے عوض ہم نے
سطوت خسروی کو بیچ دیا
عشق بہروپیا ہے اے ساغر
آپ نے سادگی کو بیچ دیا

www.iqbalcyberlibrary.net

سوچیے مے کشی کے بارے میں
صورت زندگی کے بارے میں
مشورہ ہو رہا ہے تاروں میں
دیدۂ شبنمی کے بارے میں
آپ سے کچھ ہمیں شکایت ہے
زلف کی برہمی کے بارے میں
لوگ دیوانے ہو ہی جاتے ہیں
سوچ کر آگہی کے بارے میں
چھوڑ روداد ساغر و مینا
بات کر تشنگی کے بارے میں

www.iqbalcyberlibrary.net

سکوت غم سے جو گزرے نہ پھر ملی آواز
یہیں کہیں انہی گلیوں میں کھو گئی آواز

یہ کہکشاں میرے نغمات کی لڑی یارو
کرن کرن کی سماعت میں ہے میری آواز

بہت دنوں سے ہے پامال دل کا ہر غنچہ
میں منتظر ہوں کوئی آئے شبنمی آواز

نہ چھیڑ عذر محبت کی داستاں اے دوست
کہ بزم عشق میں ہوتی ہے خامشی آواز

میں خود نگر ہوں کسی موڑ پر نہ ٹھہروں گا
ازل سے دیتی رہی مجھ کو زندگی آواز

شب فراق کوئی گنگنا کے گزرا ہے
کہ بن گئی ہے ستاروں کی روشنی آواز

خدا کرے کہ ستاروں کو چھو سکے ساغر
سرودِ زیست کے پردوں میں ڈوبتی آواز

www.iqbalcyberlibrary.net

ستم جاگتے ہیں کرم سو رہے ہیں
محبت کے جاہ و حشم سو رہے ہیں
مرے نکتہ سازو! سخن کے خداؤ
پکارو کہ لوح و قلم سو رہے ہیں
وہاں چاندنی کے قدم ڈولتے ہیں
جہاں تیرے نقش قدم سو رہے ہیں
ہر اک ذہن میں ہے خدائی کا دعویٰ
ہر اک آستیں میں صنم سو رہے ہیں
یہاں خواب راحت فریب یقیں ہے
نہ تم سو رہے ہو نہ ہم سو رہے ہیں
میری اجڑی اجڑی سی آنکھوں میں ساغرؔ
زمانے کے رنج و الم سو رہے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

سوز سے تصورات تصویر جل گئی
اک نغمہ گر کی جھومتی تقدیر جل گئی

ساقی نے اس ادا سے بکھیری ہیں بجلیاں
پیمانۂ حیات کی تنویر جل گئی

لاشے تڑپ رہے ہیں سر مقتل وفا
بسمل کا رقص دیکھ کے شمشیر جل گئی

تاثیر آہ سرد کی صورت پہ ہنس پڑی
آہوں کا یہ گلہ ہے کہ تاثیر جل گئی

وہ مسکرا رہے تھے میرے حال زار پر
دیکھا تھا ایک خواب کہ تعبیر جل گئی

بنیاد میکدہ میں وضو کے ظروف تھے
ساغر سنا ہے حدت تعمیر جل گئی

www.iqbalcyberlibrary.net

شعلے ، آنچ ، دھواں اور آگ
ہائے میرے گلشن کے بھاگ
تیرے گھر میں سیپ اور موتی!
میرا حصّہ ریت اور جھاگ!
آگ لگا دو دیدۂ دل میں!!
گاؤ! گاؤ! دیپک راگ!!
کوئی نہ آیا، کوئی نہ آیا!
روز منڈیرے بولا کاگ
زلف تخیل سے اے ساغرؔ
کھیل رہے ہیں کالے ناگ

www.iqbalcyberlibrary.net

قریب دار کٹا دن تو رات کانٹوں پر
گزار دی ہے کسی نے حیات کانٹوں پر
تغیرات سے افزوں ہے ارتقاء کا مزاج
ملا ہے گل کو چمن میں ثبات کانٹوں پر
بلا سے دامن ہستی جو تار تار ہوا
مرے جنوں نے لگائی ہے گھات کانٹوں پر
چٹک رہے ہیں شگوفے تمہاری یادوں کے
سجی ہے شبنم و گل کی برات کانٹوں پر
یہ اور بات ہے پھولوں کا ذکر تھا ساغرؔ
کہ اتفاق سے پہنچتی ہے بات کانٹوں پر

www.iqbalcyberlibrary.net

هم خاک نشیں ، خاک بسر شہر میں تیرے
کر لیں گے اسی طرح گزر شہر میں تیرے

جب تک تری گلیوں سے رہا ہم کو تعلق
ہمرقص رہے شمس و قمر شہر میں تیرے

کچھ لوگ تمناؤں کا خون چہرے پہ مل کر
بیٹھے ہیں سر راہ گزر شہر میں تیرے

اٹھتے رہے کلیوں کی جوانی کے جنازے
جلتے رہے پھولوں کے نگر شہر میں تیرے

پلتی ہے تقدس کے لبادے میں حقارت
بجتے ہیں حوادث کے گجر شہر میں تیرے

ساغرؔ کی نگاہوں میں کھٹکتے ہیں ابھی تک
کجلائے ہوئے شام و سحر شہر میں تیرے

www.iqbalcyberlibrary.net

غم کے مجرم خوشی کے مجرم ہیں
لوگ اب زندگی کے مجرم ہیں

اور کوئی گناہ یاد نہیں
سجدۂ بے خودی کے مجرم ہیں

استغاثہ ہے راہ و منزل کا
راہزن رہبری کے مجرم ہیں

مے کدے میں یہ شور کیسا ہے
بادہ کش بندگی کے مجرم ہیں

دشمنی آپ کی عنایت ہے
ہم فقط دوستی کے مجرم ہیں

ہم فقیروں کی صورتوں پہ نہ جا
خدمت آدمی کے مجرم ہیں

کچھ غزالان آگہی ساغر
نغمہ و شاعری کے مجرم ہیں

کچھ لوگ کانٹوں کو گلشن کی توقع رکھتے ہیں
شعلوں کو ہوائیں دے دے کر ساون کی توقع رکھتے ہیں

ماحول کے تپتے صحرا سے حالات کی اجڑی شاخوں سے
ہم اہل جنوں پھولوں سے بھرے دامن کی توقع رکھتے ہیں

جب سارا اثاثہ لٹ جائے تسکین سفر ہو جاتی ہے
ہم راہنماؤں کے بدلے رہزن کی توقع رکھتے ہیں

سنگین چٹانوں سے دل کے دکھنے کی شکایت کرتے ہیں
ظلمت کے نگر میں نورانی آنگن کی توقع رکھتے ہیں

وہ گیسوئے جاناں ہوں ساغر یا گردش دوراں کے سائے
اے وائے مقدر دونوں سے الجھن کی توقع رکھتے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

قید تصورات میں مدت گزر گئی
ساقی غم حیات میں مدت گزر گئی
مجھ کو شکست جام کے نغموں سے واسطہ
میخانۂ ثبات میں مدت گزر گئی
کچھ بھی نہیں ہے گیسوئے خمدار کے سوا
تفسیر کائنات میں مدت گزر گئی
پابند حرف دار و رسن داستان شوق
عرض و گزارشات میں مدت گزر گئی
روٹھے تو اور بن گئے تصویر التفات
کیف نوازشات میں مدت گزر گئی
پر حادثہ حیات کی روداد بن گیا
دنیائے حادثات میں مدت گزر گئی
ساغر کہاں مجال کہ آنکھیں ملائیں ہم
رسوائیاں ہیں گھات میں مدت گزر گئی

www.iqbalcyberlibrary.net

کھلتے رہیں گے صحنِ چمن میں ہزار پھول
لیکن کہاں نصیب تمنا میں چار پھول
شاید یہیں کہیں ہو ترا نقش پاے ناز
ہم نے گرا دیئے ہیں سرِ رہگوار پھول
آوارگان شوق چلو ہم کریں تلاش
وہ کارواں جو چھوڑ گیا ہے غبار پھول
کھولے ہیں اس نے گیسوئے عنبر فشاں ضرور
کچھ حد سے ہو گئے ہیں سوا اشکبار پھول
بھنوروں کو جستجو ہے تیری کنج کنج میں
شاخوں پہ کر رہے ہیں ترا انتظار پھول
ہائے شہید ناز کی تربت پہ رونقیں
مدھم سی اک شمع ہے دو سوگوار پھول
پھولوں پہ مر مٹے کبھی کانٹوں پہ جی لیے
اپنی نظر میں ایک ہیں گلشن میں خار پھول

www.iqbalcyberlibrary.net

کوئی تتلی ہے نہ جگنو آہ شام بیکسی
آج دل میں نسترن کی شاخ پھر چبھنے لگی

تو نے کیا توڑا گلستاں سے وفا کا ایک پھول
ہر کلی ہے غیر محرم ہر شگوفہ اجنبی

بے ارادہ چل رہا ہوں زندگی کی راہ پر
میرے مسلک میں نہیں ہے کاروبار رہبری

جن میں کچھ انسان کی توقیر کے احکام تھے
وہ شریعت معبدوں کے زیر سایہ سو گئی

آ گئیں بازار میں بکنے خدا کی عظمتیں
جی اٹھی ہیں خواہشیں اور مر گیا ہے آدمی

میں شعاؤں میں پگھل جاؤں مری فطرت نہیں
وہ ستارہ ہوں کہ جس کو ڈھونڈتی ہے روشنی

اور کتنی دور ہیں ساغرؔ عدم کی منزلیں
زندگی سے پوچھ لوں گا راستے میں گر ملی!

www.iqbalcyberlibrary.net

کچھ حرف التجا تھے دعاؤں سے ڈر گئے
ارمان بندگی کے خداؤں سے ڈر گئے

اب کون دیکھتا ہے ترے شمس کی طرف
سورج مکھی کے پھول شعاعوں سے ڈر گئے

ہنس کر جو جھیلتے تھے زمانے کی تلخیاں
اے چشم یار تیری اداؤں سے ڈر گئے

رنگیں فضا میں جل گئیں خاموش تتلیاں
آنچل اڑے تو پھول ہواؤں سے ڈر گئے

آہوں کو اعتبار سماعت سمجھ لیا
نغمون کی بے قرار صداؤں سے ڈر گئے

ساقی نے مسکرا کے گلے سے لگا لیے
وہ آدمی جو اپنی خطاؤں سے ڈر گئے

تشنہ لبی نے ساغر و مینا کو ڈس لیا
زلفوں کی مست گھٹاؤں سے ڈر گئے

www.iqbalcyberlibrary.net

یہ جو دیوانے سے دو چار نظر آتے ہیں
ان میں کچھ صاحب اسرار نظر آتے ہیں
تیری محفل کا بھرم رکھتے ہیں سو جاتے ہیں
ورنہ یہ لوگ تو بیدار نظر آتے ہیں
دور تک کوئی ستارہ ہے نہ کوئی جگنو!
مرگ امید کے آثار نظر آتے ہیں
مرے دامن میں شراروں کے سوا کچھ بھی نہیں
آپ پھولوں کے خریدار نظر آتے ہیں
کل جنھیں چھو نہیں سکتی تھی فرشتوں کی نظر
آج وہ رونق بازار نظر آتے ہیں
حشر میں کون گواہی مری دے گا ساغرؔ
سب تمہارے ہی طرفدار نظر آتے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

اے تغیر زمانہ یہ عجیب دل لگی ہے!
نہ وقار دوستی ہے نہ مجال دشمنی ہے
یہی ظلمتیں چھینیں جو ترے سرخ آنچلوں میں
ان ہی ظلمتوں سے شاید مرے گھر میں روشنی ہے
میرے ساتھ تم بھی چلنا مرے ساتھ تم بھی آنا
ذرا غم کے راستوں میں ، بڑی تیز تیرگی ہے
یہ مشاہدہ نہیں ہے مرے درد کی صدا ہے
مرے داغ دل لیے ہیں تری بزم جب سجی ہے
غم زندگی کہاں ہے ابھی وحشتوں سے فرصت
ترے ناز اٹھا ہی لیں گے ابھی زندگی پڑی ہے
ترے خشک گیسوؤں میں مری آرزو ہے پنہاں
ترے شوخ بازوؤں میں مری داستاں رچی ہے
جسے اپنا یار کہنا اسے چھوڑنا بھنور میں
یہ حدیث دلبراں ہے یہ کمال دلبری ہے
وہ گزر گیا ہے ساغر کوئی قافلہ چمن سے
کہیں آگ جل رہی ہے کہیں آگ سو گئی ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

اس میں شامل دشت و صحرا اور ویرانے کی بات
اہل محفل سے جدا ہے تیرے دیوانے کی بات
محتسب ہم بے گناہوں کو نہ دے الزام مَے
تشنگی میں آ گئی ہونٹوں پہ مَے خانے کی بات
ہاں ابھی بھولی نہیں جورِ خزاں کی داستان
احتیاطاً ہم نہیں کرتے بہار آنے کی بات
بن گئی ہے سرخیِ حسنِ بہاراں جاوداں!
آ گئی زلف معنبر کے بکھر جانے کی بات
ہر نفس میں شعلہ زن ہیں گرمیاں حالات کی
زندگی ہے ان دنوں بے موت مر جانے کی بات
میکدہ بدلا ہوا ساغر شکستہ حال ہیں
ہر حقیقت بن گئی ہے آج افسانے کی بات

www.iqbalcyberlibrary.net

کب سماں تھا بہار سے پہلے
غم کہاں تھا بہار سے پہلے

ایک ننھا سا آرزو کا دیا
ضوفشاں تھا بہار سے پہلے

اب تماشا ہے چار تنکوں کا
آشیاں تھا بہار سے پہلے

اے مرے دل کے داغ یہ تو بتا
تو کہاں تھا بہار سے پہلے

پچھلی شب میں خزاں کا سناٹا
ہم زباں تھا بہار سے پہلے

چاندنی میں یہ آگ کا دریا
کب رواں تھا بہار سے پہلے

بن گیا ہے سحاب موسم گل
جو دھواں تھا بہار سے پہلے

لٹ گئی دل کی زندگی ساغر
دل جواں تھا بہار سے پہلے

www.iqbalcyberlibrary.net

کس کو بھاتی رہی رات بھر چاندنی
جی جلاتی رہی رات بھر چاندنی
ٹمٹماتے رہے حسرتوں کے دیئے
مسکراتی رہی رات بھر چاندنی
اک حسیں جسم کی طرح آغوش میں
کسمساتی رہی رات بھر چاندنی
اشک پیتے رہے ہم کسی اور کے
مۓ پلاتی رہی رات بھر چاندنی
ایک شبنم کے قطرے کی تقدیر کو
آزماتی رہی رات بھر چاندنی
صبح دیکھا شگوفے تھے ٹوٹے ہوئے
گل کھلاتی رہی رات بھر چاندنی
ان کی زلفوں کے سائے بہکتے رہے
لڑکھڑاتی رہی رات بھر چاندنی
غم کے سائے چھلکتے چھلکتے رہے
جگمگاتی رہی رات بھر چاندنی

www.iqbalcyberlibrary.net

فضا مغموم ہے ساقی ! اٹھا چھلکائیں پیمانہ
اندھیرا بڑھ چلا ہے لا ذرا قندیل میخانہ
بہ فیض زندگی گزرے ہیں ایسے مرحلوں سے ہم
کہ اپنے راستے میں اب نہ بستی ہے نہ ویرانہ
بس اتنی بات پر دشمن بنی ہے گردش دوراں
خطا یہ ہے کہ چھیڑا کیوں تیری زلفوں کا افسانہ
چراغ زندگی کو ایک جھونکے کی ضرورت ہے
تمہیں میری قسم ہے پھر ذرا دامن کو لہرانا
دلوں کو شوق سے روندو خرامِ ناز فرماؤ
اگر محشر ہوا تو پھر مجھے مجرم نہ ٹھہرانا
تری محفل میں ساغر سا بھی کوئی اجنبی ہو گا
پہ ظالم ایک مدت سے نہ اپنا ہے نہ بیگانہ

فضائے نیم شبی کہہ رہی ہے سب اچھا
ہماری بادہ کشی کہہ رہی ہے سب اچھا
نہ اعتبار محبت نہ اختیار وفا
جنوں کی تیز روی کہہ رہی ہے سب اچھا
دیار ماہ میں تعمیر میکدے ہوں گے
کہ دامنوں کی تہی کہہ رہی ہے سب اچھا
قفس میں یوں بھی تسلی بہار نے دی ہے
چٹک کے جیسے کلی کہہ رہی ہے سب اچھا
وہ آشنائے حقیقت نہیں تو کیا غم ہے
حدیث نامہ بری کہہ رہی ہے سب اچھا
تڑپ تڑپ کے شب ہجر کاٹنے والو
نئی سحر کی گھڑی کہہ رہی ہے سب اچھا
حیات و موت کی تفریق کیا کریں ساغرؔ
ہماری شان خودی کہہ رہی ہے سب اچھا

www.iqbalcyberlibrary.net

کاروبارِ وفا کا نام نہ لو
آدمی کے سزا کا نام نہ لو
راہزن شرمسار سے ہوں گے
رہبرو راہنما کا نام نہ لو
ڈوب جاتی ہیں کشتیاں اکثر
کیا ہوا ناخدا کا نام نہ لو
کس نے توڑا ہے کاسۂ مجنوں
ان کے دستِ سخا کا نام نہ لو
کون چپکے سے پی کے گزرا ہے
زاہد پارسا کا نام نہ لو
رنگ اڑ جائے گا شگوفوں کا
اعتبارِ صبا کا نام نہ لو
ذوقِ انساں کی مفلسی ساغر
کہہ رہی ہے خدا کا نام نہ لو

www.iqbalcyberlibrary.net

کوئی نالہ یہاں رسا نہ ہوا
اشک بھی حرف مدعا نہ ہوا
تلخی درد ہی مقدر تھی
جام عشرت ہمیں عطا نہ ہوا
ماہتابی نگاہ والوں سے
دل کے داغوں کا سامنا نہ ہوا
آپ رسم جفا کے قائل ہوں
میں اسیر غم وفا نہ ہوا
وہ شہنشاہ نہیں بھکاری ہے
جو فقیروں کا آسرا نہ ہوا
راہزن عقل ، ہوش دیوانہ
عشق میں کوئی رہنما نہ ہوا
ڈوبنے کا خیال تھا ساغر
ہائے ساحل پہ ناخدا نہ ہوا

روداد محبت کیا کہیے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے
دو دن کی مسرت کیا کہیے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے
جب جام دیا تھا ساقی نے جب دور چلا تھا محفل میں
وہ ہوش کی ساعت کیا کہیے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے
اب وقت کے نازک ہونٹوں پر مجروح ترنم رقصاں ہے
بیداد مشیت کیا کہیے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے
احساس کے مے میں کہاں اب فکر و نظر کی قندیلیں
آلام کی شدت کیا کہیے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے
کچھ حال کے اندھے ساتھی تھے کچھ ماضی کے عیار سجن
احباب کی چاہت کیا کہیے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے
کانٹوں سے بھرا ہے دامن دل شبنم سے سلگتی ہیں پلکیں
پھولوں کی سخاوت کیا کہیے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے
اب اپنی حقیقت بھی ساغر بے ربط کہانی لگتی ہے
دنیا کی حقیقت کیا کہیے کچھ یاد رہی کچھ بھول گئے

www.iqbalcyberlibrary.net

آوارگی بے رنگ تماشا بُری نہیں
ذوق نظر ملے تو یہ دنیا بُری نہیں

کہتے ہیں تیری زلف پریشاں کو زندگی
اے دوست زندگی کی تمنا بُری نہیں

ہے ناخدا کا میری تباہی سے واسطہ
میں جانتا ہوں نیت دریا بُری نہیں

جب زندگی کو مل نہ سکا زرفشاں کفن
ذوق فنا کو چادر صحرا بُری نہیں

اچھا ہوا کہ منزل ہستی سے دور ہیں
کچھ راہ و رسم خضر و مسیحا بُری نہیں

ساغر کے ساتھ چل کے کبھی میکدے میں سن
واللہ حدیث بادہ و مینا بُری نہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

میں کہ آشفتہ و رسوا سرِ بازار ہوا
چاک داماں کا تماشہ سرِ بازار ہوا

تیری عصمت کی تجارت پسِ دیوار سہی
میری تقدیر کا سودا سرِ بازار ہوا

پھر کوئی اہل جنوں دار پہ چڑھ جائے گا
پھر ترے حسن کا چرچا سرِ بازار ہوا

ہم نے رکھا ہے اسے دل کے مکاں میں برسوں
جو کبھی ہم سے شناسا سرِ بازار ہوا

مرحلے دید کے دشوار تھے لیکن ساغر
منزل طور کا جلوہ سرِ بازار ہوا

www.iqbalcyberlibrary.net

بھولی ہوئی صدا ہوں ، مجھے یاد کیجیے
تم سے کہیں ملا ہوں ، مجھے یاد کیجیے
منزل نہیں ہوں ، خضر نہیں راہزن نہیں
منزل کا راستہ ہوں ، مجھے یاد کیجیے
میری نگاہ شوق سے ہر گل ہے دیوتا
میں عشق کا خدا ہوں ، مجھے یاد کیجیے
نغموں کی ابتدا تھی کبھی میرے نام سے
اشکوں کی انتہا ہوں ، مجھے یاد کیجیے
گم سم کھڑی ہیں دونوں جہاں کی حقیقتیں
میں ان سے کہہ رہا ہوں ، مجھے یاد کیجیے
ساغر کسی کے حسن تغافل شعار کی
بہکی ہوئی ادا ہوں ، مجھے یاد کیجیے

www.iqbalcyberlibrary.net

اے حسن لالہ فام ذرا آنکھ تو ملا
خالی پڑے ہیں جام ذرا آنکھ تو ملا
کہتے ہیں آنکھ آنکھ سے ملنا ہے بندگی
دنیا کے چھوڑ کام ذرا آنکھ تو ملا
کیا وہ نہ آج آئیں گے تاروں کے ساتھ ساتھ
تنہائیوں کی شام ذرا آنکھ تو ملا
یہ جام ، یہ سبو یہ تصور کی چاندنی
ساقی کہاں مدام ، ذرا آنکھ تو ملا
ساقی مجھے بھی چاہیے اک جام آرزو
کتنے لگیں کے دام ، ذرا آنکھ تو ملا
پامال ہو نہ جائے ستاروں کی آبرو
اے میرے خوش خرام ذرا آنکھ تو ملا
ہیں راہ کہکشاں میں ازل سے کھڑے ہوئے
ساغر تیرے غلام ذرا آنکھ تو ملا

www.iqbalcyberlibrary.net

بھنور آنے کو ہے اے اہل کشتی ناخدا چُن لیں
چٹانوں سے جو ٹکرائے وہ ساحل آشنا چُن لیں
زمانہ کہہ رہا ہے میں نئی کروٹ بدلتا ہوں
انوکھی منزلیں ہیں کچھ نرالے رہنما چُن لیں
اگر شمس و قمر کی روشنی پر کچھ اجارہ ہے
کسی بے درد ماتھے سے کوئی تار ضیا چُن لیں
یقیناً اب عوامی عدل کی زنجیر چھنکے گی
یہ بہتر ہے کہ مجرم خود ہی جرموں کی سزا چُن لیں
اسیری میں کریں حسن گلستاں کی نگہبانی
قفس میں بیٹھ کر طائر ذرا رنگ قضا چُن لیں
بگولے نکہت گل کے نمایندے کہاں ساغر
سنیں جو بات پھولوں کی وہ ہمراز صبا چُن لیں

www.iqbalcyberlibrary.net

اس درجہ عشق موجب رسوائی بن گیا
میں آپ اپنے گھر کا تماشائی بن گیا

دیر و حرم کی راہ سے دل بچ گیا مگر
تیری گلی کے موڑ پہ سودائی بن گیا

بزم وفا میں آپ سے اک پل کا سامنا
یاد آ گیا تو عہد شناسائی بن گیا

بیساختہ بکھر گئی جلووں کی کائنات
آئینہ ٹوٹ کر تیری انگڑائی بن گیا

دیکھی جو رقص کرتی ہوئی موجِ زندگی
میرا خیال وقت کی شہنائی بن گیا

www.iqbalcyberlibrary.net

احتیاطاً فقر کا ہر مرحلہ کٹتا رہا
اتفاقاً آپ کی خیرات کا دھڑکا رہا

آج پھر شبنم کے قطروں نے بجایا جلترنگ
آج پھر دامن مری آواز کا بھیگا رہا

کوئی آیا ہے نہ آئے گا دلِ نادان کبھی
میرے دروازے کا پردہ تو سدا ہلتا رہا

رات کی رانی کا جھونکا تھا کسی کی یاد بھی
دیر تک آنگن میرے احساس کا مہکا رہا

تیز رَو چلتے ہیں ساغرؔ قافلے اس نام سے
رہنماؤں سے ہمیشہ راہزن اچھا رہا

www.iqbalcyberlibrary.net

اے دل بے قرار چُپ ہو جا
جا چکی ہے بہار چُپ ہو جا
اب نہ آئیں گے روٹھنے والے
دیدۂ اشکبار چُپ ہو جا
جا چکا کاروان لالہ و گل
اڑ رہا ہے غبار چُپ ہو جا
چھوٹ جاتی ہے پھول سے خوشبو
روٹھ جاتے ہیں یار چُپ ہو جا
ہم فقیروں کا اس زمانے میں
کون ہے غمگسار چُپ ہو جا
حادثوں کی نہ آنکھ کھل جائے
حسرت سوگوار چُپ ہو جا
گیت کی ضرب سے بھی اے ساغر
ٹوٹ جاتے ہیں تار چُپ ہو جا

www.iqbalcyberlibrary.net

بدنامیٔ حیات سے رنجور ہو گئے
اے یار ! تیری بات سے رنجور ہو گئے

یزداں کے حادثات پہ ہم نے کیا یقیں
اپنی شکست ذات سے رنجور ہو گئے

مرجھا کے رہ گئی غمِ دشنام کی بہار
فصل تکلفات سے رنجور ہو گئے

ہر رہگذر پہ چُور ہیں انسانیت کے پاؤں
شیشے کی کائنات سے رنجور ہو گئے

اپنوں نے زندگی میں ہراساں کیا مجھے
غیروں کے التفات سے رنجور ہو گئے

ساغرؔ سکون دے گئی دل کی کسک ہمیں
اکثر خوشی کی بات سے رنجور ہو گئے

www.iqbalcyberlibrary.net

نگاروں کے میلے ستاروں کے جھرمٹ
بہت دل نشیں ہیں بہاروں کے جھرمٹ
جواں ہیں اگر ولولوں کے تلاطم
تو موجوں میں بھی ہیں کناروں کے جھرمٹ
میرے چار تنکوں کی تقدیر دیکھو
ہیں چمن در چمن شراروں کے جھرمٹ
تیرے گیسوؤں سے جنم پا رہے ہیں
گلستاں گلستاں نظاروں کے جھرمٹ
چھلکتا رہا ہے میرا جام زریں
مہکتے رہے ہیں چناروں کے جھرمٹ
جہاں جل گئی شمع بزم تمنا
وہیں مل گئے جاں نثاروں کے جھرمٹ
تجھے یاد رکھیں گی ساغر بہاریں
ترے شعر ہیں گلعذاروں کے جھرمٹ

www.iqbalcyberlibrary.net

نہ شانِ قیصر و کسریٰ نہ سطوت کے لا
غم بشر جسے کہیے کہیں سے وہ شے لا
خمار لالہ و گل ہے نہ کیف رقصِ صبا
بہار میں بھی رہا دامن چمن پھیلا
جسے تصور انساں کشید کرتا ہے
شعور ڈوب کے نکلے نہ جس میں وہ مے لا
وہ جس کے پاس ہو زخم حیات کا مرہم
کہیں سے ڈھونڈ کوئی ایسا چارہ گر ہے لا
در سخاوت احساس بند ہے ساغرؔ
شکست کاسۂ مجنوں نہ اب سگ لیلےٰ

www.iqbalcyberlibrary.net

محفلیں لٹ گئیں جذبات نے دم توڑ دیا
ساز خاموش ہیں نغمات نے دم توڑ دیا
ہر مسرت غم دیروز کا عنوان بنی
وقت کی گود میں لمحات نے دم توڑ دیا
اَن گنت محفلیں محرومِ چراغاں ہیں ابھی
کون کہتا ہے کہ ظلمات نے دم توڑ دیا
آج پھر بجھ گئے جل جل کے امیدوں کے دیئے
آج پھر تاروں بھری رات نے دم توڑ دیا
جس سے افسانۂ ہستی میں تسلسل تھا کبھی
ان محبت کی روایات نے دم توڑ دیا
جھلملاتے ہوئے اشکوں کی لڑی ٹوٹ گئی
جگمگاتی ہوئی برسات نے دم توڑ دیا
ہائے آداب محبت کے تقاضے ساغرؔ
لب ہلے اور شکایات نے دم توڑ دیا

www.iqbalcyberlibrary.net

لوگ لیتے ہیں یونہی شمع اور پروانے کے نام
کچھ نہیں ہے اس جہاں میں غم کے افسانے کے نام

مٹ گئی بربادیٔ دل کی شکایت دوستو
اب گلستاں رکھ لیا ہے میں نے ویرانے کے نام

شوخیٔ قد نگاراں میری صہبا کا وجود
مستیٔ چشم غزالاں میرے پیمانے کے نام

اس کو کہتے ہیں غم تقدیر کی نیلام گاہ
ہے زبانِ تشنگی میں اور میخانے کے نام

دیکھیے ! ساغر کی آشفتہ نگاہی کا کمال
مستیاں چھلکا رہا ہے ایک دیوانے کے نام

www.iqbalcyberlibrary.net

آنکھ روشن ہے جیب خالی ہے
ظلمتوں میں کرن سوالی ہے
حادثے لوریوں کا حاصل ہیں
وقت کی آنکھ لگنے والی ہے
آئینے سے حضور ہی کی طرح
چشم کا واسطہ خیالی ہے
حسن پتھر کی ایک مورت ہے
عشق پھولوں کی ایک ڈالی ہے
موت اک انگبیں کا ساغر ہے
زندگی زہر کی پیالی ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

تاروں سے میرا جام بھرو ! میں نشے میں ہوں
اے ساکنان خلد سنو ! میں نشے میں ہوں
کچھ پھول کھل رہے ہیں سر شاخ مے کدہ
تم ہی ذرا یہ پھول چنو ! میں نشے میں ہوں
ٹھہرو ابھی تو صبح کا مارا ہے ضوفشاں
دیکھو ! مجھے فریب نہ دو ! میں نشے میں ہوں
نشہ تو موت ہے غم ہستی کی دھوپ میں
بکھرا کے زلف ساتھ چلو ! میں نشے میں ہوں
میلہ یوں ہی رہے یہ سرِ رہگزار زیست
اب جام سامنے ہی رکھو میں نشے میں ہوں
پائل چھنک رہی ہے نگارِ خیال کی !
کچھ اہتمام رقص کرو ! میں نشے میں ہوں
میں ڈگمگا رہا ہوں بیابانِ ہوش میں
میرے ابھی قریب رہو ! میں نشے میں ہوں
ہے صرف ایک تبسم رنگیں بہت مجھے
ساغر بدوش لالہ رخو! میں نشے میں ہوں

www.iqbalcyberlibrary.net

آب انگور سے وضو کر لو
دوستو! بیعتِ سبو کر لو
گر بتا دیں گے بادشاہی کے
ہم فقیروں سے گفتگو کر لو
ان سے ملنا کوئی محال نہیں
ان سے ملنے کی آرزو کر لو
دو قدم رائیگاں ہوئے تو کیا
دو قدم اور جستجو کر لو
جشن راز حیات میں ساغرؔ
چار دن تم بھی ہاؤ ہُو کر لو

❁

جب گلستاں میں بہاروں کے قدم آتے ہیں
یاد بھولے ہوئے یاروں کے کرم آتے ہیں ہیں
لوگ جس بزم میں آتے ہیں ستارے لے کر
ہم اسی بزم میں بادیدۂ نم آتے ہیں!
میں وہ اک رندِ خرابات ہوں مے خانے میں
میرے سجدے کے لیے ساغرِ جم آتے ہیں
اب ملاقات میں وہ گرمی جذبات کہاں
اب تو رکھنے وہ محبت کا بھرم آتے ہیں
قرب ساقی کی وضاحت تو بڑی مشکل ہے
ایسے لمحے تھے جو تقدیر سے کم آتے ہیں
میں بھی جنت سے نکالا ہوا اک بت ہی تو ہوں
ذوق تخلیق تجھے کیسے ستم آتے ہیں
چشم ساغر ہے عبادت کے تصور میں سدا
دل کے کعبے میں خیالوں کے صنم آتے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

قریب دار کٹا دن ، تو رات کانٹوں پر
گزار دی ہے کسی نے حیات کانٹوں پر
تغیرات سے افزوں ہے ارتقاء کا مزاج
ملا کلی کو چمن میں ثبات کانٹوں پر
بلا دے دامن ہستی جو تار تار ہوا
مرے جنوں نے لگائی ہے گھات کانٹوں پر
چٹک رہے ہیں شگوفے تمہاری یادوں کے
سجی ہے شبنم و گل کی برات کانٹوں پر
یہ اور بات ہے ، پھولوں کا ذکر تھا ساغر
کہ اتفاق سے پہنچی ہے بات کانٹوں پر

www.iqbalcyberlibrary.net

ایک وعدہ ہے کسی کا جو وفا ہوتا نہیں
ورنہ ان تاروں بھری راتوں میں کیا ہوتا نہیں

جی میں آتا ہے الٹ دیں ان کے چہرے کے نقاب
حوصلہ کرتے ہیں لیکن حوصلہ ہوتا نہیں

شمع جس کی آبرو پر جان دے دے جھوم کر
وہ پتنگا جل تو جاتا ہے فنا ہوتا نہیں

اب تو مدت سے رہ و رسم نظارہ بند ہے
اب تو ان کا طور پر بھی سامنا ہوتا نہیں

ہر شناور کو نہیں ملتا تلاطم سے خراج
ہر سفینے کا محافظ ناخدا ہوتا نہیں

ہر بھکاری پا نہیں سکتا مقام خواجگی
ہر کس و ناکس کو تیرا غم عطا ہوتا نہیں

ہائے یہ بیگانگی اپنی نہیں مجھ کو خبر
ہائے یہ عالم کہ تو دل سے جدا ہوتا نہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

تیری نظر کا رنگ بہانوں نے لے لیا
افسردگی کا روپ ترانوں نے لے لیا
جس کو بھری بہار میں غنچے نہ کہہ سکے
وہ واقعہ بھی میرے فسانوں نے لے لیا
شاید ملے گا قریۂ مہتاب میں سکوں
اہل خرد کو ایسے گمانوں نے لے لیا
یزداں سے بچ رہا تھا جلالت ایک لفظ
اس کو حرم کے شوخ بیانوں نے لے لیا
تیری ادا سے ہو نہ سکا جس کا فیصلہ
وہ زندگی کا راز نشانوں نے لے لیا
افسانۂ حیات کی تکمیل ہو گئی
اپنوں نے لے لیا کہ بیگانوں نے لے لیا
بھولی نہیں وہ قوس قزح کی سوی صورتیں
ساغر تمھیں تو مست دھیانوں نے لے لیا

www.iqbalcyberlibrary.net

جلوے مچل رہے ہیں نظاروں کی آگ میں
کچھ پھول جل رہے ہیں بہاروں کی آگ میں
آشفتگی سے چور ہیں ، زلفوں کی بدلیاں
ساقی شراب ڈال چناروں کی آگ میں
پلکوں میں بھیگی بھیگی ہیں کجلے کی دھاریاں
شبنم مہک رہی ہے شراروں کی آگ میں
گر مَے نہیں تو پیار کے دو بول ہی سہی
کچھ تو کمی ہو بادہ گساروں کی آگ میں
اللہ رے یقین محبت کی داستاں
دامن سلگ رہا ہے ستاروں کی آگ میں
کہتی ہیں ناخدا سے یہ موجوں کی شورشیں
تیرے بھی مشورے تھے کناروں کی آگ میں
ساغرؔ رہیں گے رونق بازار آرزو
اشعار جو کہے ہیں نگاروں کی آگ میں

www.iqbalcyberlibrary.net

جگر کے زخم جاگے ایک شام نوبہار آئی!
نہ جانے تیری گلیوں سے فضائے مشکبار آئی!

اسیروں نے نئی دھن میں کوئی فریاد چھیڑی ہے
شگوفے مسکرائے اک صدائے کیف بار آئی

ہے گرد کارواں کی گود میں شاید کوئی منزل
سنو اے رہنماؤ! اک نوید لالہ زار آئی

کسی رند جہاں کش نے کوئی پیمانہ توڑا ہے
تمناؤں کے گلزاروں میں اک صورت ہزار آئی

جبین عشق نے سجدے کیے تقدیس الفت کے
چمن میں رقص فرماتی ہوئی موج خمار آئی

شگفتہ کس قدر مجموعۂ اشعار ساغر ہے
صبا لے کر چمن میں جیسے پیغام قرار آئی

www.iqbalcyberlibrary.net

جذبہ سوز طلب کو بیکراں کرتے چلو
گو بہ گو روشن چراغ کارواں کرتے چلو
چشم ساقی پر تبسم میکدہ بہکا ہوا
آؤ قسمت کو حریف کہکشاں کرتے چلو
چھین لاؤ آسماں سے مہر و مہ کی عظمتیں
اور ٹوٹے جھونپڑوں کو ضوفشاں کرتے چلو
زندگی کو لوگ کہتے ہیں برائے بندگی
زندگی کٹ جائے گی ذکر بتاں کرتے چلو
جن سے زندہ ہو یقین و آگہی کی آبرو
عشق کی راہوں میں کچھ ایسے گماں کرتے چلو
ہر نفس اے جینے والو! شغل پیمانہ رہے
بے خودی کو زندگی کا پاسباں کرتے چلو
چھیڑ کر ساغر کسی کے گیسوؤں کی داستاں
ان شگوفوں کو ذرا شعلہ زباں کرتے چلو

www.iqbalcyberlibrary.net

اچھال جام کہ تسخیر کائنات کریں
بکھیر زلف کہ تنظیم حادثات کریں

شکست بازیٔ دوراں ہے ایک جرعۂ مے
چلو کہ بازیٔ دوراں کو آج مات کریں

بجھا چراغ نظر لٹ چکی ہے بزم خیال
چلو کہ صبح کے تارے سے کوئی بات کریں

روش روش پہ سجائیں سخن کے گلدستے
بہار فکر سے تزئین کائنات کریں

وہ جن کو خوف ہو گرداب وقت سے ساغرؔ
وہ اپنی ناؤ سپرد غم حیات کریں

www.iqbalcyberlibrary.net

پھول چاہے تھے مگر ہاتھ میں آئے پتھر
ہم نے آغوش محبت میں سلائے پتھر

وحشت دل کے تکلف کی ضرورت کے لیے
آج اس شوخ نے زلفوں میں سجائے پتھر

ان کے قدموں کے تلے چاند ستارے دیکھے
اپنی راہوں میں سلگتے ہوئے پائے پتھر

میں تری یاد کو یوں دل میں لیے پھرتا ہوں
جیسے فرہاد نے سینے سے لگائے پتھر

فکر ساغرؔ کے خریدار نہ بھولیں گے کبھی
میں نے اشکوں کے گھر تھے جو بنائے پتھر

www.iqbalcyberlibrary.net

پھول مسلیں تو انھیں نغمہ و جھنکار ملیں
میں نے کانٹے تو نہیں بوئے کہ انگار ملیں
آنکھ لرزاں سر محفل ہستی ہے دوست
ان کی چلمن کے قریں تشنۂ دیدار ملیں
اس کو ادراک کی پر نور زباں کہتے ہیں
جس میں انسان کی تعظیم کے اطوار ملیں
ایسی مجروح تمنا ہی صلیب غم ہے
جس کو غنچے بھی بہاروں میں گرفتار ملیں
خون دل شرط ہے اے یار بصیرت کے لیے
یہ بھی ممکن ہے کہ صحراؤں میں گلزار ملیں
حیف اس چارہ گر وقت کی قسمت ساغر
جس کو ہر گام پہ تقدیر کے بیمار ملیں

www.iqbalcyberlibrary.net

بزرگوں کی دعائیں مل رہی ہیں
محبت کو سزائیں مل رہی ہیں
فروزاں ہیں تمہارے غم کے دیپک
بڑی روشن فضائیں مل رہی ہیں
حسین گیسو ہیں شانوں پر پریشاں
گلے ان سے گھٹائیں مل رہی ہیں
شعور بزم تک جن کو نہیں
انھیں رنگیں ادائیں مل رہی ہیں
ترا آنچل ہوا میں اڑ رہا ہے
ترانوں کو نوائیں مل رہی ہیں
چلو بادہ کشوں میں تیرہ بختو
ستاروں کا ضیائیں مل رہی ہیں
وفاؤں کا صلہ ساغر وطن میں
بہت ارزاں جفائیں مل رہی ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

جفا و جور کی دنیا سنوار دی ہم نے
زہے نصیب کہ ہنس کر گزار دی ہم نے
کلی کلی ہمیں حیرانیوں سے تکتی ہے
کہ پت جھڑوں میں صدائے بہار دی ہم نے
خیال یار کی رنگینیوں میں گم ہو کر
جمال یار کی عظمت نکھار دی ہم نے
اسے نہ جیت سکے گا غم زمانہ اب
جو کائنات ترے در پہ ہار دی ہم نے
وہ زندگی کہ جسے زندگی سے نسبت تھی
تمہاری زلف پریشاں پہ وار دی ہم نے
کچھ ایسا سرد ہوا جذبۂ وفا ساغرؔ
خود اپنی ذات کو ہنس ہنس کے خار دی ہم نے

www.iqbalcyberlibrary.net

جل رہا ہے چراغ تنہائی
توسنِ زندگی کہاں سے آئی

میرے نغموں میں ڈوب جاتی ہے
فیضؔ اور قاسمؔی کی شہنائی

وہ فنا کی حدود سے گزرا
جس نے ٹھوکر حیات کی کھائی

میں شرارہ نہیں ستارہ ہوں
میں نے ذروں کی زلف سلجھائی

دیکھ کر زرد کونپلیں ساغرؔ
موسم گُل کی بات یاد آئی

دن کٹ گئے جنوں کے آلام کے سہارے
سب کام چل گئے ہیں اک جام کے سہارے
بے چینیوں کی منزل ، بیتابیوں کی راہیں
کیا ڈھونڈتا ہے اے دل آرام کے سہارے
مسرت سے دیکھتا ہوں مجروح عشرتوں کو
اک صبح ہو رہی ہے اک شام کے سہارے
اے سنگدل زمانے! روداد عاشقی کا
آغاز کر دیا ہے انجام کے سہارے
تیرے گیسوؤں کے سائے مری زندگی کا عنوان
مری شاعری فروزاں تیرے نام کے سہارے
مایوسیوں کی مئے سے مخمور ہو گئے ہیں
ٹوٹے ہوئے سبو ہیں اب کام کے سہارے

فریاد کے تقاضے ہیں نغمۂ سخن میں
الفاظ سو گئے ہیں کاغذ کے پیراہن مین
ہر آن ڈس رہی ہے ماضی کی تلخ یادیں
محسوس کر رہا ہوں بیچارگی وطن میں
اے پاسبان گلشن تجھ کو خبر نہیں ہے
شعلے بھڑک رہے ہیں پھولوں کی انجمن میں
اے یار تیرے غم سے فرصت اگر ملی تو
تبدیلیاں کروں گا اس عالم کہن میں
دیکھا ہے میں نے دل کی بیتابیوں کا منظر
اک ٹوٹتی کلی میں اک ڈوبتی کرن میں

www.iqbalcyberlibrary.net

دو جہانوں کی خبر رکھتے ہیں
بادہ خانوں کی خبر رکھتے ہیں
خار زاروں سے تعلق ہے ہمیں
گلستانوں کی خبر رکھتے ہیں
ہم الٹ دیتے ہیں صدیوں کے نقاب
ہم زمانوں کی خبر رکھتے ہیں
ان کی گلیوں کے مکینوں کی سنو
لامکانوں کی خبر رکھتے ہیں
چند آوارہ بگولے اے دوست
کاروانوں کی خبر رکھتے ہیں
زخم کھانے کا سلیقہ ہو جنہیں
وہ نشانوں کی خبر رکھتے ہیں
کچھ زمینوں کے ستارے ساغر
آسمانوں کی خبر رکھتے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

خیال یار میں ہم پُر بہار رہتے ہیں
خزاں کے دن بھی ہمیں سازگار رہتے ہیں
چمن میں صرف ہمارا ہی ذکر ہوتا ہے
برنگ لالہ ہمیں داغدار رہتے ہیں
یہ اور **بات** کہ تم آئے ہو تو کوئی نہیں
وگرنہ غم تو یہاں بے شمار رہتے ہیں
جہان قدس بھی میری نظر سے گزرا ہے
وہاں بھی تیری نظر کے شکار رہتے ہیں
بصیرتوں کو نکھارا ہمیں نے اے ساغر
تجلیوں سے ہمیں ہمکنار رہتے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

چاندنی شب ہے ستاروں کی ردائیں سی لو
عید آئی ہے بہاروں کی ردائیں سی لو

چشم ساقی ہے کہو تشنہ امیدوں کے لیے
تم بھی کچھ بادہ گساروں کی ردائیں سی لو

ہر برس سوزن تقدیر چلا کرتی ہے
اب تو کچھ سینہ فگاروں کی ردائیں سی لو

لوگ کہتے ہیں تقدس کے سبو ٹوٹیں گے
جھومتی راہگزاروں کی ردائیں سی لو

قلزم خلد سے ساغر کی صدا آئی ہے
آپ بیتاب کناروں کی ردائیں سی لو

www.iqbalcyberlibrary.net

درد کے ماروں پر ہنستا ہے زمانہ بے خبر
زخم ہستی کی کسک سے ہے نشانہ بے خبر
نگہتوں کے سائے میں ٹوٹے پڑے ہیں چند پھول
بجلیوں کی یورشوں سے آشیانہ بے خبر
حسن برہم کو نہیں حال پریشاں سے غرض
ساز دل کی دھڑکنوں سے ہے ترانہ بے خبر
ہم قرار دل نہیں ہیں ہم نہیں آنکھوں کا نور
ہم سے آوارہ کا ہوتا ہے ٹھکانہ بے خبر
دونوں عالم وسعت آغوش کی تفسیر ہیں
دیکھنے میں ہے نگاہِ محرمانہ بے خبر
آپ اپنے فن سے ناواقف ہے ساغر کی نظر
لعل و گوہر کی ضیاؤں سے خزانہ بے خبر

www.iqbalcyberlibrary.net

چوٹ کھا کر خود شناس و خود نگر ہو جایئے
کیوں کسی کے عشق میں شوریدہ سر ہو جایئے
اپنے دل کے داغ بھی لَو دے اٹھیں تو کم نہیں
اپنی منزل کے لیے خود راہبر ہو جایئے
چھوڑ دیجئے عظمت یزداں کی جھوٹی داستاں
آج انساں کی نظر میں معتبر ہو جایئے
آج پی دو چار قطرے پی کے مرے جام کے
اہل دل اہل وفا اہل نظر ہو جایئے
صرف طوفاں میں یہی بچنے کی ایک تدبیر ہے
جس طرف موجیں اٹھتی ہوں ادھر ہو جایئے
پھر ذرا چھلکایئے ساغر مئے دیدار کو
پھر نقاب رخ الٹ کر جلوہ گر ہو جایئے

www.iqbalcyberlibrary.net

چاک دامن کو جو دیکھا تو ملا عید کا چاند
اپنی تقدیر کہاں بھول گیا عید کا چاند

ان کے ابروئے خمیدہ کی طرح تیکھا ہے
اپنی آنکھوں میں بڑی دیر چھپا عید کا چاند

جانے کیوں آپ کے رخسار مہک اٹھتے ہیں
جب کبھی کان میں چپکے سے کہا عید کا چاند

لے کے حالات کے صحراؤں میں آ جاتا ہے
آج بھی خلد کی رنگین فضا عید کا چاند

تلخیاں بڑھ گئیں جب زیست کے پیمانے میں
گھول کر درد کے ماروں نے پیا عید کا چاند

چشم تو وسعت افلاک میں کھوئی ساغرؔ
دل نے اک اور جگہ ڈھونڈ لیا عید کا چاند

www.iqbalcyberlibrary.net

حاضر شراب و جام ہیں تو جاگ تو سہی
الطاف خاص و عام ہیں تو جاگ تو سہی
ہیں اختیار شوق میں تاروں کی منزلیں
بھٹکے ہوئے مقام ہیں تو جاگ تو سہی
اب شب کی ظلمتوں میں کہیں آس پاس ہی
صبحوں کے اہتمام ہیں تو جاگ تو سہی
افسردگی گناہ کی تمثیل ہے ندیم
بے چینیاں حرام ہیں تو جاگ تو سہی
ساغر! قریب تر ہے دیارِ مہ و نجوم
بس اور چند گام ہیں تو جاگ تو سہی

www.iqbalcyberlibrary.net

چمن میں غنچے کھلے ہوئے ہیں مگر نگار چمن نہیں ہے
نگاہ میں وسعتیں نہیں ہیں خیال میں بانکپن نہیں ہے
کبھی خرد کے جہاں سے گزرے کبھی جنوں کا نگر بسایا
میں بے نیاز قیام و راحت ہمارا کوئی وطن نہیں ہے
ہماری حالت پہ رونے والو، ہماری عادت پہ ہنسنے والو
تمہیں کوئی رنج تو ہو گا ! ہمیں کوئی محن نہیں ہے
تمہاری کاکل کا نام لے کر بہار پھولوں کو ڈس رہی ہے
غرور شبنم تو پھر اڑا ہے وقار سرو و سمن نہیں ہے
حیا کے پہرے ہیں بازوؤں پر جبیں پہ آنچل کی حکمرانی
کوئی ہمکتا ہوا تنفس کوئی مچلتی کرن نہیں ہے
یہاں جو بڑھ کر اٹھائے مینا اسی کا ساغر اسی کی مینا
ہیں اپنے اپنے نصیب ساقی کسی کا کوئی سجن نہیں ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

زخم دل پہ بہار دیکھا ہے
کیا عجب لالہ زار دیکھا ہے
جن کے دامن میں کچھ نہیں ہوتا
ان کے سینوں میں پیار دیکھا ہے
تشنگی ہے صدف کے ہونٹوں پر
گل کا سینہ فگار دیکھا ہے
خاک اڑتی ہے تیری گلیوں میں
زندگی کا وقار دیکھا ہے
ساقیا! اہتمام بادہ کر!
وقت کو سوگوار دیکھا ہے
جذبۂ غم کی خیر ہو ساغرؔ
حسرتوں پر نکھار دیکھا ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

دکھ درد کی سوغات ہے دنیا تری کیا ہے
اشکوں بھری برسات ہے دنیا تری کیا ہے
کچھ لوگ یہاں نور سحر ڈھونڈ رہے ہیں
تاریک سی اک رات ہے دنیا تری کیا ہے
پابند مشیت ہے تنفس بھی نظر بھی
اک جزیۂ لمحات ہے دنیا تری کیا ہے
تقدیر کے چہرے کی شکن دیکھ رہا ہوں
آئینہ حالات ہے دنیا تری کیا ہے
مجروح تقدس ہے کی حقیقت
روداد خرابات ہے دنیا تری کیا ہے
ساغر میں چھلکتے ہیں سماوات کے اسرار
ساقی کی کرامات ہے دنیا تری کیا ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

چراغ طور جلاؤ بڑا اندھیرا ہے
ذرا نقاب اٹھاؤ بڑا اندھیرا ہے
وہ جن کے ہوتے ہیں خورشید آستینوں میں
انہیں کہیں سے بلاؤ بڑا اندھیرا ہے
مجھے تمہاری نگاہوں پہ اعتماد نہیں
میرے قریب نہ آؤ بڑا اندھیرا ہے
فراز عرش سے ٹوٹا ہوا کوئی تارا
کہیں سے ڈھونڈ کے لاؤ بڑا اندھیرا ہے
ابھی تو صبح کے ماتھے کا رنگ کالا ہے
ابھی قریب نہ آؤ بڑا اندھیرا ہے
جسے زبان خرد میں شراب کہتے ہیں
وہ روشنی سے پلاؤ بڑا اندھیرا ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

ایک مدت ہوئی اک زمانہ ہوا
خاک گلشن میں جب آشیانہ ہوا
زلف برہم کی جب سے شناسائی ہوئی
زندگی کا چلن مجرمانہ ہوا
پھول جلتے رہے چاند ہنستا رہا
آرزو کا مکمل فسانہ ہوا
داغ دل کے شہنشہ کے سکّے نہیں
دل کا مفلس کدہ جب خزانہ ہوا
راہبر نے پلٹ کر نہ دیکھا کبھی
راہرو راستے کا نشانہ ہوا
ہم جہاں بھی گئے ذوق سجدہ لیے
ہر جگہ آپ کا آستانہ ہوا
دیکھ مضراب سے خوں ٹپکنے لگا
ساز کا تار مرگ ترانہ ہوا
پہلے ہوتی تھی خوئے وفا پروری
اب تو ساغرؔ یہ قصّہ پرانا ہوا

چمن سے برق و شرر سے خطاب کرتا ہوں
شعور فکر و نظر سے خطاب کرتا ہوں
قدم قدم پہ کھلاتا ہوں گل معانی کے
جہان شمس و قمر سے خطاب کرتا ہوں
جبیں پہ سطوت الہام کے تقاضے ہیں
قلب و جگر سے خطاب کرتا ہوں
میں ایک مرد قلندر ، میں ایک دیوانہ
طلوع نور سحر سے خطاب کرتا ہوں
مزاج شبنم و لالہ سے بات ہے میری
نگاہ شعلہ نگر سے خطاب کرتا ہوں
نہ کارواں سے شکایت نہ رہنما سے کلام
غبار راہ گزر سے خطاب کرتا ہوں
ہر ایک گام پہ ہیں پتھروں کی دیواریں
سکوت اہل ہنر سے خطاب کرتا ہوں
بنام عظمت یزداں کبھی کبھی ساغر
وقار حسن بشر سے خطاب کرتا ہوں

www.iqbalcyberlibrary.net

خیال ہے کہ بجھا دو یہ روشنی کے چراغ
کہ مستیوں کے جلائے ہیں بیخودی کے چراغ
چلو نگاہ کی مشعل کو ساتھ لے لے چلیں
فراز شوق پہ روشن ہیں آگہی کے چراغ
روش روش پہ ہراساں ہیں چاند کی کرنیں
قدم قدم پہ سلگتے ہیں بیکسی کے چراغ
مچل رہے ہیں بہت سانپ آستینوں میں
بھڑک رہے ہیں ابھی شام راستی کے چراغ
چمک رہی ہے لڑی موتیوں کے سینے پر
جلائے کس نے یہ گلہائے شبنمی کے چراغ
اُچھال ساغر مئے دل بحال ہوں ساقی
کہ روشنی کو ترستے ہیں زندگی کے چراغ

www.iqbalcyberlibrary.net

عورت

اگر بزم انساں میں عورت نہ ہوتی
خیالوں کی رنگین جنت نہ ہوتی
ستاروں کے دل کش فسانے نہ ہوتے
بہاروں کی نازک حقیقت نہ ہوتی
جبینوں پہ نور مسرت نہ ہوتی
نگاہوں میں شان مروت نہ ہوتی
گھٹاؤں کی آمد کو ساون ترستے
فضاؤں میں بہکی بغاوت نہ ہوتی
فقیروں کو عرفان ہستی نہ ملتا
عطا زاھدوں کو عبادت نہ ہوتی
مسافر سدا منزلوں پر بھٹکتے
سفینوں کو ساحل کی قربت نہ ہوتی
ہر اک پھول کا رنگ پھیکا سا ہوتا
نسیم بہاراں میں نکہت نہ ہوتی
خدائی کا انصاف خاموش رہتا
سنا ہے کسی کی شفاعت نہ ہوتی

www.iqbalcyberlibrary.net

شاعر

وقت کے تیروں سے چھلنی ہیں مرے قلب و جگر
فکر فردا میں گزرتے ہیں مرے شام و سحر
حادثے کرتے ہیں پرسش میرے حال زار کی
میں کہ پگڈنڈی ہوں جیسے وادیٔ پرخار کی
صورت رنج و الم ہے غم گسار زندگی
زندگی کو بھی نہیں ہے اعتبار زندگی
ٹھوکریں کھاتا ہے میرے گھر میں آ کر ماہتاب
درمیان عیش و عشرت میری ہستی ہے حجاب
لوگ فرزانہ سمجھتے ہیں مگر مدہوش ہوں
میں کلیم نور و نکہت ہوں مگر خاموش ہوں
میں وہ سجدہ ہوں جسے آدم کا سر تکتا رہا
میں وہ نالہ ہوں جسے سوز اثر تکتا رہا

www.iqbalcyberlibrary.net

مست نظر جوگی

او مست نظر جوگی

کب ظلمت ہستی میں تقریب سحر ہو گی
او مست نظر جوگی

اسرار بتا مجھ کو ہاتھوں کی لکیروں کا
تقدیر کے رانجھوں کا امید کی ہیروں کا
حالات کی نگری میں بدنام فقیروں کا
کب اجڑی ہوئی بستی پھولوں کا نگر ہو گی
او مست نظر جوگی

دے کوئی جواب آخر کچھ میرے سوالوں کا
تدبیر کے آشفتہ مجروح غزالوں کا
بے چین امنگوں کا بے باک خیالوں کا
ہم درد کے ماروں کی کیا یوں ہی بسر ہو گی
او مست نظر جوگی

ہم جن کے لیے اپنی جنت کو مٹا بیٹھے
ہم جن کے لیے اپنی سطوت کو گنوا بیٹھے
ہم جن کے لیے اپنی عزت کو لٹا بیٹھے
کیا ان کو بھی یوں اپنے لٹنے کی خبر ہو گی
او مست نظر جوگی

آفات و الم گھر میں مہمان رہیں گے کیا؟
جاری یہ قیامت کے سامان رہیں گے کیا؟

www.iqbalcyberlibrary.net

پابند ستاروں کے انسان رہیں گے کیا؟
ذرّوں کے تصرّف میں کب شان قمر ہو گی؟

او مست نظر جوگی

www.iqbalcyberlibrary.net

عید کا چاند

عید کا چاند ہے خوشیوں کا سوالی اے دوست
خوشیاں بھیک میں مانگے سے کہاں ملتی ہیں
دست سائل میں اگر کاسۂ غم چیخ اٹھے
تب کہیں جا کے ستاروں سے گراں ملتی ہیں

عید کے چاند ! مجھے محرم عشرت نہ بنا
میری صورت کو تماشائے الم رہنے دے
مجھ پہ حیراں ہیں اہل کرم ہونے دو
دہر میں مجھ کو شناسائے الم رہنے دو

یہ مسرت کی فضائیں تو چلی جاتی ہیں
کل وہی رنج کے ، آلام کے دھارے ہوں گے
چند لمحوں کے لیے آج گلے سے لگ جا
اتنے دن تو نے بھی ظلمت میں گزارے ہوں گے

www.iqbalcyberlibrary.net

تاریک صدف

جھولیوں میں کوئلے پتھر کے اور مٹی کے روڑ
گاہے گاہے زندگی کے بے محل نشے کا توڑ
ٹوٹے پھوٹے آئنوں میں حسنِ فطرت کی جھلک
ہے غبارِ راہ سے ان کی جبینوں پر مہک
اجڑے اجڑے سے گریباں ویراں ویراں سے جمال
کوئلے سے لکھ دیئے کس نے ریاضی کے سوال
گیسوؤں میں گردشِ ایام کی سی الجھنیں
سانولے چہروں میں صبح و شام کی سی الجھنیں
اپنے لٹکے آنچلوں سے بے خبر دُھن میں رواں
ہونٹوں کی بھٹیاں یہ چائے خانوں کا دھواں

www.iqbalcyberlibrary.net

شام کے ڈھلکے ہوئے سائے مری جاگیر ہیں
چند آنسو ، چند تارے حاصل تقدیر ہیں
میں غزال صید بھی ہوں ، ترکش صیاد بھی
میں کہ شبنم کا جنم ہوں اور شعلہ زاد بھی
میں کبھی شام خزاں ہوں اور کبھی صبح بہار
ہنس کے کھا لیتا ہوں میں اکثر فریب روزگار
میری دنیا میں اجالے ، ظلمتوں کے پیشوا
موج میری کشتی کے لیے ہے ناخدا
میں صدف کی آرزو ہوں میں بگولے کا وجود
میری خاکستر سے روشن ہیں مقاماتِ شہود
پارسائی، زُہد و تقویٰ سے مجھے نسبت نہیں
لغزشوں کے جانچ لوں اتنی مجھے فرصت نہیں
عشق کے دہکے الاؤ کی گلابی آنچ ہوں
چبھ گیا روح الامیں کے پاؤں میں وہ کانچ ہوں
گھومتی رہتی ہیں دن بھر کوچہ و بازار میں
ایک حصّہ یہ بھی ہیں دنیا کے کاروبار میں
ان گرد و پیش لاکھوں داستانوں کا ہجوم
ان کے پتھر بن سکیں گے کیا کبھی ماہ و نجوم؟
ان کے دامن میں کوئی موتی نہیں تازہ نہیں
ان کی قسمت میں شبستانوں کا نظارہ نہیں
شہر سے کچھ دور ان کے جھونپڑے آباد ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

یہ لبِ ہستی پہ اک ہنستی ہوئی فریاد ہیں
کانچ کی چوڑی سے ارزاں ان کی عصمت کا نگیں
ان کے مذہب میں جہنم کا کوئی خطرہ نہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

چل بصیرت کی عبا میں ایک تکمہ اور ٹانک
کارخانوں اور ملوں کے بند دروازوں میں جھانک
چند سکّوں کے لیے ہے بنت صحرا کا وقار
ان کے پہلو میں تصور اور خیالوں کا مزار
چار پیسے کی کھنک ان کے لیے پائل کا راگ
چھپ کے ٹھنڈی راکھ میں سوئے ہوئے ہیں ان کے بھاگ
ملگجے ملبوس ان کے بے نیاز رنگ و بو
کوئلوں کا ڈھیر ہے ان کی جوانی کا غرور
اک شرارہ پھینک دو سارا الاؤ جل اٹھے
اک ذرا گرمی سے آنکھیں ہی ملاؤ جل اٹھے
شام کے ڈھلتے ہوئے سائے جدھر جاتے ہیں دوست
ان کی تقدیروں کے مالک اس طرف آتے ہیں دوست

www.iqbalcyberlibrary.net

ایک پیکر

بکھرے ہوئے ہیں کالے گیسو
دل پر ڈسنے والے گیسو
گوری گوری کوئل بانہیں
شام و سحر کی جلوہ گاہیں
پلکوں پر کجلے کے ڈورے
رنگ حنائی پورے پورے
ہونٹوں پر ہلکا سا تبسم
آنکھوں میں اعجاز تکلم!
ماتھے چندا ٹھوڑی تارہ
چاک گریباں ذوق نظارہ
کانوں میں چاندی کے بالے
مدھ متوالے جوبن پیالے
ناگن سی چوٹی لہرائے
لمبے لمبے بِس پھیلائے
امرت جل چرنوں کی دھونی
لمبی پلکیں ناک سلونی
زاھد کا ایمان سلامت
حاکم کا فرمان سلامت

www.iqbalcyberlibrary.net

انقلاب وقت

ایک یہ بھی انقلاب وقت کی تصویر ہے
راہزنی، غارت گری ، بیداد کی تشہیر ہے
عاقبت ہے سر برہنہ آبرو نخچیر ہے
نعرۂ حق و صداقت لائق تعزیر ہے
ایک یہ بھی انقلاب وقت کی تصویر ہے

ایک شب اجڑا کسی بابا کی بیٹی کا سہاگ
اڑ گئی پھولوں کی خوشبو ڈس گئے کلیوں کو ناگ
ظلمتوں میں سو رہے ہیں چاندنی راتوں کے بھاگ
آدمیت ان دنوں اک لاشۂ تقدیر ہے
ایک یہ بھی انقلاب وقت کی تصویر ہے

ایک بیچارے نے دم توڑا شفا گھر کے قریب
برق کے جھٹکے سے ٹھنڈا ہو گیا اک بدنصیب
لاریوں کی ٹکرّوں سے مر گئے کتنے غریب
آج ہر مظلوم کی فریاد بے تاثیر ہے
ایک یہ بھی انقلاب وقت کی تصویر ہے

اک محلّہ سے کسی لاڈلا گم ہو گیا
وائے قسمت ایک بوڑھے کا عصا گم ہو گیا
کارواں سے نغمۂ بانگ درا گم ہو گیا
ایک یہ بھی انقلاب وقت کی تصویر ہے

چھن گئی مزدور کی پونجی بھرے بازار میں

www.iqbalcyberlibrary.net

اور مجرم ہو گئے مفرور فوراً کار میں
روز چھپتی ہیں بھیانک سرخیاں اخبار میں
دیکھیے اک خودکشی کی داستاں تحریر ہے
ایک یہ بھی انقلاب وقت کی تصویر ہے

زندگی کرتی ہے جرموں کی تجارت آج کل
چیختی ہے رہگذاروں پر شرافت آج کل
علم کے ماتھے پہ ہے داغ جہالت آج کل
آج بے نام و نشاں اسلاف کی توقیر ہے
ایک یہ بھی انقلاب وقت کی تصویر ہے

www.iqbalcyberlibrary.net

میرے وطن کے رہنماؤ

میرے وطن کے رہنماؤ!
اک ایسا آئین بناؤ
جس میں ہو صدیقؓ کی عظمت
جس میں ہو عثمانؓ کی عقیدت
جس میں ہو فاروقؓ کی جرأت
جس میں ہو حیدرؓ کی شجاعت
مٹ جائیں ظلمات کے گھاؤ
اک ایسا آئین بناؤ

طارقؒ کی تدبیر ہو جس میں
خالدؓ کی تقدیر ہو جس میں
مجنںؒ کی زنجیر ہو جس میں
قرآں کی تاثیر ہو جس میں
ملت کے جذبات جگاؤ
اک ایسا آئین بناؤ
عقل و خرد کی آنکھ کا تارا
طوفاں میں مضبوط کنارا
مفلس اور نادار کا پیارا
جہد و عمل کا بہتا دھارا
فکر و نظر کی شمع جلاؤ

www.iqbalcyberlibrary.net

اک ایسا آئین بناؤ
سر توڑے جو مغروروں کا
ساتھی ہو جو مہجوروں کا!
دارِ ستم کے منصوروں کا
محکوموں کا مجبوروں کا!
چل نہ سکے زردار کا داؤ
اک ایسا آئین بناؤ
خدمت انداں کام ہو جس کا
فیض سخاوت عام ہو جس کا
کام فقط اسلام ہو جس کا
شان سلف پیغام ہو جس کا
وقت کے پرچم کو لہراؤ
اک ایسا آئین بناؤ

www.iqbalcyberlibrary.net

میرے وطن

جان فردوس ہیں تیرے کوہ و دمن
زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن
تجھ پہ صدقے ہے تن تجھ پہ قربان ہے من
زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن

تیرے دریاؤں میں ہیں سفینے رواں
اے مقام جہانگیر و نورجہاں
تیرا ہر قریہ ہے گلستاں بوستاں
تیرے کانٹے بھی ہیں مجھ کو غنچہ دہن
زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن

تیرے چک اور گاؤں ارم زاد ہیں
کھیتیاں آسمانوں کی بنیاد ہیں
تیرے دیہات تقدیس آباد ہیں
تیرے نغمے نئے اور ساز کہن
زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن

تجھ میں لاہور ہے، تجھ میں ملتان ہے
تو کہ وارث کا روشن قلم دان ہے
تو بلوچوں پٹھانوں کا قرآن ہے
تو کہ ایمان کے چاند کی ہے کرن
زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن

تیری آغوش میں ہے قلندر کا در

تیری مٹی میں پنہاں ہے گنج شکر
تو نے دیکھے ہیں داتا سے اہل نظر
تو کہ سلطان باہو کی ہُو کا وزن
زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن
تو ہے خیبر کے در کا امیں اے وطن
کام تیرا ستارہ جبیں اے وطن
کوئی دنیا میں تجھ سا نہیں اے وطن
تیرے ذرّے بھی ہیں مجھ کو درّ عدن
زندہ باد اے وطن زندہ باد اے وطن

www.iqbalcyberlibrary.net

پاکستان کے سیاستدان

گرانی کی زنجیر پاؤں میں ہے
وطن کا مقدر گھٹاؤں میں ہے
اطاعت پہ ہے جبر کی پہرہ داری
قیادت کے ملبوس میں ہے شکاری
سیاست کے پھندے لگائے ہوئے ہیں
یہ روٹی کے دھندے جمائے ہوئے ہیں
یہ ہنس کر لہو قوم کا چوستے ہیں
خدا کی جگہ خواہشیں پوجتے ہیں
یہ ڈالر میں آئین کو تولتے ہیں
یہ لہجہ میں سرائے کے بولتے ہیں
ہے غارت گری اہل ایمان کا شیوہ
بھلایا شیاطین نے قرآں شیوہ
اٹھو نوجوانو! وطن کو بچاؤ!
شراروں سے حدِّ چمن کو بچاؤ

www.iqbalcyberlibrary.net

آئین بنایا جائے گا

سنتا ہوں وطن میں اک ایسا آئین بنایا جائے گا
دکھ درد کے مارے لوگوں کی قسمت کو جگایا جائے گا
پھولوں کی طبیعت بدلے گی ، شاخوں پہ ترانے مہکیں گے
احساس نظر کی دولت کو ذرّوں میں لٹایا جائے گا
پر نور جبینوں کی خاطر پابند حیا ہو جائے گی
عرفان صداقت کی ضو کو سینوں میں بسایا جائے گا
مجروح سکوں صحراؤں میں سچ مچ کے شگوفے جاگیں گے
محبوس تلاطم ناؤ کو ساحل سے لگایا جائے گا
کہتے ہیں کہ جس کے پینے سے سرشار معیشت ہوتی ہے
وہ جام تمنا ہونٹوں سے ہنس ہنس کے لگایا جائے گا

www.iqbalcyberlibrary.net

پاکستان کے تئیس سال

بیت چکے ہیں تئیس سال
گونگا ماضی اندھا حال
اجڑے پنچھی ٹوٹی ڈال
پھیلے ہیں انجانے جال
بیت چکے ہیں تئیس سال

عزم سے خالی ہے دستور
جہد و عمل کی منزل دور
شمع قیادت ہے بے نور
گلشن میں پھولوں کا کال
بیت چکے ہیں تئیس سال

عقل و فراست ہیں بیمار
فکر و نظر وائے بیکار
دیدۂ وحشت ہے بیدار
لرزاں ہے ہمت کی ڈھال
بیت چکے ہیں تئیس سال

بھاری ہیں ہم پر اغیار
بھولے طارقؒ اور ضرارؓ
نغمۂ وحدت سے سرشار
ملت کی عظمت کے لال
بیت چکے ہیں تئیس سال

www.iqbalcyberlibrary.net

ساغر کو دیکھا تو ہو گا
آپ ہی اپنے غم پر ہنستا
ابھی ابھی تھا راہ سے گزرا
بکھرے بکھرے الجھے بال
بیت چکے ہیں تیس سال

www.iqbalcyberlibrary.net

عزیز بھٹی شہید کے بیٹے کے نام

پھول گلشن میں کھلیں تیری لطافت کے لیے
مسکرائے چاندنی تیری محبت کے لیے
تو نہال سر فروشی کا درخشندہ ثمر
جگمگائے بزم ہستی تیری عظمت کے لیے
ہر طلوع صبح نو تیرے ہمکنے کی ادا
تو ہو اک روشن ستارہ شام ظلمت کے لیے
اے کہ فرزند شجاعت ، غنچۂ فصل بہار
تیرے ہونٹوں کی ہنسی محسن ہو فطرت کے لیے
تیرا ملکوتی تبسم ! آبروئے انتقام
تیری غوں غوں رجز ہو اک قوم و ملت کے لیے
تیرے ننھے ننھے بازو تیرے ننھے ننھے ہاتھ
ہوں سدا پرچم کشا انساں کی عظمت کے لیے

www.iqbalcyberlibrary.net

٦ ستمبر کے گمنام شہید

چھ ستمبر کے شہید
فتح و نصرت کی نوید
اک جہان آرزو!
اک نشانِ آرزو
پردۂ عثمانؓ تم
صدیقؓ کا ایمان تم
تم عمرؓ کا ولولہ
اور علیؓ کا غلغلہ
تم ہو شمشیرِ حسینؓ
تم ہو تفسیرِ حسینؓ
تم وطن کے پاسباں
کامیاب و کامراں
تم رسالتؐ کے چراغ
تم قیادت کے ایاغ
صبح بطحیٰ کی کرن
نازشِ قوم و وطن
قوم کے لختِ جگر
فاتحان بحر و بَر
کوہ سے ٹکرا گئے
ظلمتوں پر چھا گئے

www.iqbalcyberlibrary.net

صحن کعبہ کی صدا
کلمۂ قرآں کی ردا
سبز گنبد کی بہار
عظمتوں کے شاہکار
راستے فردوس کے
تم نے روشن کر دیئے

www.iqbalcyberlibrary.net

سرورِ شہید

بج رہا تھا نیند کا دل کش رباب
سج گیا اک آن میں ایوان خواب
جگمگاتی ہے تقدس کی بہار
دیکھتا کیا ہوں فرشتوں کی قطار
حسن یزداں سے منور ہے جبیں
حور و غلماں کے لبوں پر آفریں
چل رہے ہیں نور کی شمعیں لیے
جلوہ گاہ طور کی شمعیں لیے
یک بیک اک قبر پر آ کر رُکے
فاتحہ پڑھنے کو تعظیماً جھکے
تھیں فضائیں دور تک جلوہ نگار
جھلملایا روشنی کا اک مزار
آسمانوں سے مجھے آئی نوید
زندہ باد اے مدفنِ سرورِ شہید

www.iqbalcyberlibrary.net

عزیز بھٹی شہید

یہ مزار عزیز بھٹی ہے
اس پہ رحمت سدا برستی ہے
ذرہ ذرہ ہے سجدہ گاہ وفا
خاک مرقد تجلیوں کی ردا
لوح تربت شجاعتوں کی سند
گوشۂ خلد گل بدوش لحد
حور و غلماں دعائیں پڑھتے ہیں
باغ جنت کے پھول چڑھتے ہیں
شان بازوئے حیدریؓ کا چلن
ملک و ملت کا جاں نثار سجن
کفر و باطل کی توڑ کر یلغار
دے گیا ایک منزل بیدار
اس کی سرشار جرأتوں کو سلام
اس کی بیداد عظمتوں کو سلام

www.iqbalcyberlibrary.net

شامی شہید

زندہ و پائندہ ہیں شامی شہید
خاک مرقد باب جنت کی کلید
ایک پیکر جرأت بیدار کے
مثل تھے فولاد کی دیوار کے
جور باطل کی اداؤں پر ہنسے
آگ برساتی فضاؤں پر ہنسے
روبرو کانٹوں کے سینہ کر دیا
نذر ناموس مدینہ کر دیا
ان کی تربت ہے وطن کی آبرو
اک مسلماں کے چلن کی آبرو

www.iqbalcyberlibrary.net

لیلیٰ خالد

اے فلسطیں کی دلہن
تیرا زیور جرأتوں کا بانکپن
تیری شہنائی سلاسل کی چھنن
تیرا کاجل ہے دھواں بارود کا
تیری مہندی بن گئی خاک وطن
اے فلسطیں کی دلہن

ہے تری بارات میدان دغا
تیری ڈولی ، تیرا محمل مورچہ
ہے شہادت رسم ایجاب و قبول
توپ کا گولہ ، مبارک کی صدا
تیرا سہرا گولیاں ہیں اور گن
اے فلسطیں کی دلہن

ہے اسیری سے تری ملت ملول
زخم تیری سیج کے رنگین پھول
لبلبی پستول کی کاکل کا خم
غازۂ رخسار وادی کی دھول
تیرا جھومر ہے شجاعت کا چلن
اے فلسطین کی دلہن

www.iqbalcyberlibrary.net

ماپ پارے قیام کرتے ہیں
منزل کامگار تھا گجرات
مغلیہ دور کے گلستاں کی
جگمگاتی بہار تھا گجرات
شہر گجرات کے حسیں برتن
چین و ایران بھیجے جاتے تھے
شہر گجرات کی حسیں گلیاں
جن میں رقص بہار دیکھا ہے
سادہ مٹی کے برتن میں یہاں
ذوق پروردگار دیکھا ہے
ہلکے ہلکے صراحیوں کے بدن
جیسے پریاں ارم سے آئی ہیں
یا کوئی آیتیں تقدس کی
اذن لے کے حرم سے آئی ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

زخمی مجاہد کی التجا

خالدؓ و ضرارؓ کے جذبات سے سرشار ہوں
کفر و باطل کے لیے فولاد کی دیوار ہوں
میں ہوں خنجر کی چمک ، میں تیغ کی جھنکار ہوں
میں محاذ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہوں
کوئی للکارے مری غیرت کو ہے کس میں مجال
میرا سینہ ، میرے بازو سنگ و آہن کی مثال
میں ہوں دنیا میں امین پرچم انجم و ہلال
جانب ظلمات اک توحید کی یلغار ہوں
میں محاذ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہوں
میں نے صحراؤں میں تپتی ریت کو ٹھنڈا کیا
میں درس فصل گل دشت و بیاباں کو دیا
فرض کی مے کو شجاعت کے پیالے میں پیا
میں مسلماں قوم کا اک فرد شعلہ بار ہوں
میں محاذ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہوں
فاتح تاریخ عالم غازی اسلام ہوں
وارث تنظیم آدم غازی اسلام ہوں
خادم شبیرؓ و قاسمؓ غازی اسلام ہوں
سامراجیت کے سر پر گونجتی تلوار ہوں
میں محاذ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہوں
دشمن دیں کو رعونت کا چکھانا ہے مزا

www.iqbalcyberlibrary.net

بزدلوں کو کار ذلت کا چکھانا ہے مزا
ظالموں کو ان کی فطرت کا چکھانا ہے مزا
میں جہاں میں آپ اپنے وقت کا مختار ہوں
میں محاذ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہوں

زخم ہیں میرے لیے غنچے ، مرے گھاؤ ہیں پھول
چوٹ کھا کر مسکرانا میری فطرت کا اصول
ملک و ملت کے لیے جام شہادت ہے قبول
میں فضائے آتشیں میں صورت گلزار ہوں
میں محاذ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہوں

پھر مجھے جنت بلاتی ہے اجازت دیجیے
یہ گھڑی قسمت سے آتی ہے اجازت دیجیے
دل کی دھڑکن مسکراتی ہے اجازت دیجیے
میں حصار وقت میں اک جاگتا کردار ہوں
میں محاذ جنگ پر جانے کو پھر تیار ہوں

www.iqbalcyberlibrary.net

ضربِ محمود

امتحان آن پڑا ہے تو کوئی بات نہیں
ہم سو بار زمانے کے بھرم توڑے ہیں
ضربِ محمود ابھی زندہ و پائندہ ہے
ہم نے بت خانۂ دوراں کے صنم توڑے ہیں
جاگتی قوم کو للکار کے چھپنے والو
ارجن و بھیم کے کردار کی توہین ہو تم
دیدۂ وقت کو دیتے ہو فریب جمہور
خرمنِ امن میں اک شعلۂ رنگین ہو تم
تم نے سمجھا تھا کہ سویا ہے وہ مردِ آہن
جس کی للکار سے میدان دہل جاتے ہیں
اس کی شفاف جبیں پر جو ذرا گرد پڑے
انقلابات زمانے کے سنبھل جاتے ہیں
قوت لشکر اسلام کو جھیلو تو سہی
بھول پنجۂ حیدر سے الجھ بیٹھے ہو
تند موجوں کے شناور سے ملائی ہے نظر
خاک اور خون کے خوگر سے الجھ بیٹھے ہو
کفر سے دست و گریباں ہی رہیں گے ساغر
امن کی مشعل روشن کے امیں ہم ہی تو ہیں
ہم سے آزادیٔ احساس و نظر ہے منسوب
آسماں جس کو پکارے وہ زمیں ہم ہی تو ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

الفتح کا ایک مجاہد

اے مقدس سر زمیں تیری قسم!
تو نہیں تو زندگی بے نور ہے
تیرے بیٹوں کی جبینوں کے لیے
تیرا ہر ذرہ چراغ طور ہے
تجھ سے دل کی دھڑکنیں مخمور ہیں
تجھ سے تابندہ ہے قلب آرزو
چھین لیں گے ایک دن اغیار سے
تیری گلیوں کی سلگتی آبرو
دل کے چھالوں کی بنا کر گولیاں
توپ اور بندوق لے کر آئیں گے
ظلم کے پرزے اڑانے کے لیے
درۂ فاروقؓ لے کر آئیں گے

www.iqbalcyberlibrary.net

اقصیٰ

گنبد مسجد اقصیٰ کی ضیاء واپس لو
اپنے اسلاف کی عظمت کی ذرا واپس لو
آ رہی ہے یہ فضاؤں کی صدائے جوہر
قصر ایمان کی پر نور ضیاء واپس لو
پھر اٹھو خالدؓ و ضرار و عبیدہؓ بن کر
سطوت عہد عمرؓ بہر خدا واپس لو
توڑ دو دستِ ستم درۂ فاروقؓ سے
پنجۂ جبر سے آئین وفا واپس لو
اس سے پہلے کہ اتر آئے زمیں پر سورج
اپنی بے تاب جبینوں کا صلہ واپس لو

ترانہ

جیو سرفروشو! جیو جانثارو
جبین عطن کے چمکتے ستارو!
ملی ہے تمھیں شہرت جاودانہ
شجاعت کی دنیا میں تم ہو یگانہ
جیو سنگ و آہن کی تسخیر کارو
جیو سرفروشو! جیو جانثارو
خدا نے سکھائی تمھیں رزم گاہی
تمھی موج توحید کے ہو سپاہی
روایات اسلام کے شہ پارو
جیو سرفروشو! جیو جانثارو
نگہبان ناموس حیدر تمھی ہو
سر بحر ہستی شناور تمھی ہو
گلستان ملت کی ہنسی بارو
جیو سرفروشو! جیو جانثارو
تمھی سے ہے بیدار الفت وطن میں
تمھی سے ہے آباد جنت وطن میں
وطن کی حقیقت کے پرودگارو
جیو سرفروشو! جیو جانثارو

www.iqbalcyberlibrary.net

ترانہ

انتخاب آرزو ہیں فتح و نصرت کے چراغ
ہیں فروزاں خون دل سے **ملک** و ملت کے چراغ
پھر بنام طارقؓ و خالدؓ ذرا روشن کریں
ظلمتوں کی آندھیوں میں عزم و **جرأت** کے چراغ
ان میں مضمر ہے تجلّی جلوہ گاہ بدر کی
بجھ نہیں سکتے کبھی راہ شجاعت کے چراغ
جھلملاتی ہیں صدائیں جگمگاتی ہے فضا
غیرت شمس و قمر ہیں اپنی ہمت کے چراغ
مسکراتے ہیں رہیں گے گلشن توحید میں
اپنی **سطوت** کو شگوفے اپنی عظمت کے چراغ
ہم نے ساغر وقت کی تاریخ کو زندہ کیا
راہ انساں میں جلائے ہم نے خدمت کے چراغ

www.iqbalcyberlibrary.net

منزل کامگار تھا گجرات

اے فضل شاہ تیرے دوہوں میں
داستان حیات ملتی ہے
حسن کی دل گداز بانہوں میں
عشق کی کائنات ملتی ہے
شہر گجرات بر کنار چناب
مغلیہ دور کی نشانی ہے
اسی وادی کے دم سے وابستہ
حسن اور عشق کی کہانی ہے
لوگ اس وادئ محبت کے
علم و عرفاں کا تاج رکھتے ہیں
حسن پرور سلوک تھے ان کے
عاشقانہ مزاج رکھتے ہیں
زندگی سے رچے گلی کوچے
جن میں شرفائے وقت رہتے ہیں
کشتیوں کے جلو میں تنکے بھی
موج ہستی کے ساتھ بہتے ہیں
مسجدوں کے بلند مینارے
آسمانوں کی بات کرتے تھے
اہل دانش یہاں اشاروں میں
دو جہانوں کی بات کرتے ہیں

www.iqbalcyberlibrary.net

بکھرے بکھرے سے گیسوؤں والے
ہر مسفر کو ٹوک دیتے تھے
نوجواں حادثات دوراں کو
زور بازو سے روک دیتے تھے

www.iqbalcyberlibrary.net

ترانہ

الجہاد و الجہاد و الجہاد و الجہاد
کامیاب و کامگار و کامران و بامراد
جاگ اٹھا ہے اخوت اور فراست کا نظام
عظمت افلاک سے ارض وطن ہے ہم کلام
وادیٔ کشمیر سے آئی صدائے انتقام
پھونک دو سوز عمل سے ظلم کے ناموس و ناد
الجہاد و الجہاد و الجہاد و الجہاد
بڑھ چلیں جور و ستم بیداد کی من مانیاں
ہم نہ ہونے دیں گے گلشن پر شرر افشانیاں
ہم عدم کی جستجو ہم سے ازل سامانیاں
ہم کو رکھے گی نوشتہ کی طرح تاریخ یاد
الجہاد و الجہاد و الجہاد و الجہاد
اے فضاؤں کے دلیرو! فاتحان بحر و بَر!
جن کے بازو جن کے چہرے غیرت شمس و قمر
رزم گاہ کربلا پھر ہے تمہاری منتظر
دست حیدر کو ملی اللہ سے تحسین و داد
الجہاد و الجہاد و الجہاد و الجہاد